عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ـ شمارہ ۲۳

امام غزالی کی زندگی اور کارنامے

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا عبرتناک انجام

مبلغین و راہنمایان ختم نبوت کی برطانیہ میں مصروفیات

حیات مسیح ؑ کا قادیانی نظریہ!

یہ مفسد گروہ قادیانی مرزائی

قیمت ۳/-

نعت

بلند مرتبہ ہے حبیبِ خدا کا !
کیا تھا سفر اُس نے عرشِ عُلا کا !

یہ خلد بریں ہے کہ در مصطفےٰ کا !
یہاں نعرہ سنتا ہوں صلِ علیٰ کا !

کبھی مہر ہے اور کبھی ماہ دوپہ ویں
جو ذرہ اُڑا آپ کی خاکِ پا کا !

نگاہِ رسولِ خدا چاہتا ہوں !
نہ خواہاں دوا کا نہ طالب دعا کا !

ہے پہنے ہوئے تاجِ ختمِ نبوت
دوامی وہ شہکار ہے کبریا کا !

اندھیرا چھٹا ہوگیا قلب روشن
لیا نام ہم نے جو شمس الضحےٰ کا !

کہیں اور اتنی نہیں جگمگاہٹ !
فقط سبز گنبد ہے مرکز ضیاء کا

مریضانِ الفت شفا پا رہے ہیں !
یہ عالم مدینے کی آب و ہوا کا !

ہدایت کی نکلی ہیں مکے سے راہیں
چراغ اب بھی روشن ہے غارِ حرا کا

اُجالا زمانے میں پھیلا وہیں سے
بہت نام چمکا ہے کوہِ صفا کا !

اُڑے خاک میری مدینے کو غازی
بدل جائے یوں ایک دن رُخ ہوا کا !!

مسلم غازی

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۳۰ ربیع الاول تا ۶ ربیع الثانی مطابق ۱۱ تا ۱۷ نومبر ۱۹۸۸ء | شمارہ ۲۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر — دین محمد فریدی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/سانگلہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف تحورن • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عاجز • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • مارشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف مظاہری
باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۰ روپے
سہ ماہی -/۲۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

یہ مفسد گروہ قادیانی مرزائی

نوٹ: ماہنامہ "پاکستانی" شکاگو امریکہ سے شائع ہوتا ہے۔ مذکورہ عنوان سے مدیر پاکستانی حافظ محمد صدیق صاحب نے ایک شذرہ تحریر کیا ہے جسے ہم حافظ صاحب کے شکریے کے ساتھ اپنے اوراق کالموں میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

امریکہ میں مقیم مرزائیوں کی ایک جماعت نے اعلان کیا ہے کہ وہ لاس اینجلس میں اظہار تشکر کے لئے ایک اجتماع کر رہے ہیں، کیونکہ انہیں دعوت مباہلہ میں کامیابی ہوئی ہے۔ اس فرقہ باطلہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو دعوت مباہلہ دی تھی۔ اب چونکہ وہ وفات پاگئے ہیں۔ اس لئے دعوت مباہلہ میں ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ مباہلہ کی علمی اور شرعی حیثیت بیان کریں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ کاذب فرقہ جہالت کی ان پستیوں میں داخل ہو چکا ہے جہاں علم و دانش کی کوئی بات ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ ہم صرف واقعات سے ظاہر کریں گے کہ اس فرقے کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنی پیشگوئیوں کی روشنی میں کیا تھے۔ متحدہ ہندوستان میں فرنگی سامراج کے اس خود کاشتہ پودے نے نہ صرف برطانوی سامراج کے سہارے ایک جماعت پیدا کی، حکومت وقت نے اس کی آبیاری کی۔ اور آج وہ خاردار جھاڑیاں اہل ایمان کے دامن سے الجھنے کی جسارت کر رہی ہیں۔

رشتہ سے ایک بھانجی کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر کاذب نبی نے اس کے والد سے عقد نکاح طلب کیا اور اس نکاح کو اپنے صدق یا کذب کا معیار ٹھہرایا۔ مگر یہ نکاح نہ ہو سکا۔ اس نکاح کے متعلق خود آنجہانی کے الفاظ یہ ہیں۔

"آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی دور کر دے گا۔ اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی۔ یہ دونوں طرف برکت اور موت کی پیشن گوئیاں ایسی ہیں جن کو آزمانے کے بعد میرا کذب یا صدق معلوم ہو سکتا ہے"۔ (آئینہ کمالات ص ۲۷۹)

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ آنجہانی کے تمام ہتھکنڈوں اور مکارانہ سازشوں کے باوجود محمدی بیگم ان کے نکاح میں نہ آئیں یہ نکاح نہ ہوا چنانچہ آنجہانی خود اپنے الفاظ میں کاذب اور دروغگو ثابت ہوئے۔

آنجہانی کی کتاب البشریٰ جلد نمبر ۲ ص ۴۳ میں ایک الہام ہے کہ خواتین مبارکہ میں سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور ہر ایک شاخ تیری جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد ہو کر ختم ہو جائے گا۔ اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔

اس پیشگوئی میں جدی بھائیوں سے مراد آنجہانی کے عمزاد مرزا امام دین، نظام دین اور مرزا کمال الدین تھے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس الہام کاذب کے بعد قدرت کاملہ نے مرزا نظام دین کو پچاس سال کی عمر میں اولاد نرینہ عطا کر کے کاذب نبی کے کذب کو نمایاں کر دیا۔ آنجہانی کے اس الہام کے بھی تار و پود بکھر گئے کہ اس کے بعد (نصرت بیگم سے عقد کے بعد) کوئی مبارکہ یا نامبارکہ خاتون آنجہانی کے عقد میں نہ آئی۔ وقت نے کاذب نبی کے کذب کو ظاہر کر دیا۔ تبلیغ رسالت جلد اول ص ۶۱،۶۰ حاشیہ) میں آنجہانی نے ایک پیشگوئی کی ہے کہ۔

"احمد بیگ اگر اپنی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور جو شخص اس لڑکی سے نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہو جائے گا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی"۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی آنجہانی سے نہ بیاہی بلکہ مرزا سلطان محمد سے شادی کر دی مرزا سلطان محمد کی اہلیہ محترمہ ۱۹۶۹ء تک زندہ رہیں۔ ان کی زندگی کا ایک

ایک لمحہ کذب اور دروغ پر مہر ثبت کرتا ہے۔

کاذب نبی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کذب بیانیوں کا سلسلہ بہت طویل ہے۔ صرف مختصراً ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ظاہر ہو جائے کہ جو شخص اپنے قول اور گفتار میں کاذب تھا۔ اس کی ذات کیا ہو سکتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیوں کیا؟ اس کے پس پردہ کونسے عوامل تھے یہ مضمون تفصیل طلب ہے۔ مختصراً یہ کہ غیر ملکی طاقتوں کی شہ پر امتِ مسلمہ میں انتشار پھیلانے کے لئے دعویٰ نبوت کیا گیا۔ مگر وقت نے اس دعویٰ کاذبہ کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ حالات و واقعات نے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب تھا۔ مفتری تھا۔ دنیاوی مقصد کے لئے اپنی آخرت تباہ کرتا رہا۔ اور آج وقت کے سب سے بڑے کاذب کی طلسماتی اولاد عقل و دانش سے کام لینے کی بجائے جہالت کی انتہائی تاریکیوں میں ہذیان بک رہی ہے۔ لاس اینجلس میں دعوت مباہلہ کی کامیابی کا جشن منایا جا رہا ہے۔ سارے امریکہ میں پاکستانیوں کو مبشر احمد قادیانی کے ایک رول آرڈر اخباری بیان کی فوٹو کاپیاں ارسال کی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف پاکستان میں یہ فرقہ باطلہ پوری شدت کے ساتھ تردید کر رہا ہے کہ دعوت مباہلہ کو ان سے منسوب کر کے ان کے خلاف خطرناک سازش کی گئی ہے۔ علمی نکتہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو مباہلہ دو فریقوں کے درمیان روبرو ہوتا ہے۔ دعوت مباہلہ وطن عزیز کے معروف عالموں نے تسلیم کر لی ہے۔ اور اس فرقہ باطلہ کے موجودہ سربراہ کو چیلنج کیا ہے کہ وہ جہاں چاہیں جب چاہیں آ جائیں۔ افرنگی سیاست کی اس سازش کی جم بھوش انگلستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان کے امیر مولانا خان محمد، عالمی انجمن خدام الدین، پاکستان کے امیر مولانا میاں محمد اجمل قادری اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے ایک راہنما مولانا زاہد الراشدی نے ۱۰ اگست ۸۸ کو دیمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان کیا اور اسے سینٹر میں مباہلہ کرنے کی دعوت دی مگر ان دعوتوں کے باوجود اس باطل فرقہ کے سربراہ مرزا طاہر خاموش ہیں۔ آج صدر پاکستان کی حادثاتی موت پر شقاوت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ فرقہ اپنی کامیابی کا اعلان کر رہا ہے واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ اس فرقہ باطلہ کے بانی بد اخلاق تھے۔ اور ان کی ذریات بد کن ہے۔ یہ فرقہ نہیں بلکہ ایک فتنہ ہے۔ جو باطل قوتوں نے اتحاد اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے پال رکھا ہے۔

قرآن حکیم کی سورۃ المومن میں ایک آیت مقدسہ ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب ۔ اللہ اسے ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گزرنے والا جھوٹا ہے۔

واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ اور اس کا بانی اور دوسرے سربراہ حد سے گذرنے والے جھوٹے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ہدایت سے محروم کر دیا ہے۔ اب جسے اللہ تعالیٰ اس کے اعمال شنیع کی وجہ سے ہدایت سے محروم کر دے۔ وہاں ہماری گذارشات ان پر کیا اثر ڈال سکتی ہیں کیونکہ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود اندھے ہیں اور کان رکھنے کے باوجود بہرے ہو چکے ہیں۔

قدرتِ کاملہ ہم مسلمانوں کو توفیق دے کہ ہم اس گروہ باطلہ کی سازشوں کو بے نقاب کرتے رہیں۔ آمین!

نوجوان

سعید الرحمٰن ثاقب، تربت

نوجوان مغرب کی اندھی تقلید میں دور نکل گئے زبان لباس اور رہن سہن اپنا نہ رہا۔ شرم و حیاء اور عفت و عصمت مٹ گئی ہمارے اوقات اور اپنی مصروفیات بے مقصدیت کی نظر ہوئے ہماری فکر اور سوچیں بدل گئیں...... اور آج انسانیت کشی کے وسائل و اسباب کا نام ترقی ہے۔ خواہش و منکرات آرٹ کہلائے۔ مرد و عورت کے غیر فطری اختلاط کو روشن خیالی کہا گیا۔ شرافت، اطاعت اور غیرت سے ہم دور ہوئے۔ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی خلاف ورزیاں ہمارے مشاغل ٹھہرے اور مغرب کی نقالی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھ بیٹھے۔ تفریح، فضولیت اور وقت کا ضیاع عام ہوا۔ ہماری کوششوں اور قربانیوں کی سمت تبدیل ہوئی۔ ہماری پہچان، تشخص، قوت، اور اخوت بکھر کر رہ گئی۔ دین اٹھ گیا۔ اور مذہب رہ گیا۔ علم بے عمل ہوا۔ گھر رحمت سے محروم ہوئے۔ مسجدیں نمازیوں سے ویران اور لوگ نفسا نفسی میں کھو گئے۔ حقوق کی جنگ بے گناہوں سے چھڑ گئی۔ مسلمانوں کا شیرازہ ٹوٹ کر بکھر گیا۔ ایسے میں قبلہ اول بیت المقدس پہ یہودی قابض ہو گئے۔ اور اب فلسطین کی بیٹیاں پھر منتظر ہیں۔ ایک اور صلاح الدین ایوبی کی......

ضروری باتیں

عبدالماجد فاروقی نواب شاہ

- بری تعلیم سے جاہل رہنا بہتر ہے۔
- دوسروں کی خطا معاف کرو مگر اپنی خطا معاف مت کرو۔
- تلوار کا زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کا زخم نہیں بھرتا۔
- میٹھی زبان سے دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔
- برے کام سے توبہ نہ کرنا خود کو دھوکہ دینا ہے۔
- عشقیہ ناول مت پڑھو اس سے چال چلن خراب ہو جاتا ہے۔
- محنتی کا رنگ کبھی پھیکا نہیں پڑتا۔

زکوٰۃ دینے میں عجلت کریں

افادات ... حضرت مولانا محمد زکریا

یہاں ایک بات اہتمام سے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ کا مدار قمری سال پر ہے۔ شمسی سال پر نہیں ہے۔ بعض لوگ انگریزی مہینہ سے زکوٰۃ کا حساب رکھتے ہیں۔ اس میں دس یوم کی تاخیر تو ہر سال ہو ہی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ چھتیس سال میں ایک سال کی زکوٰۃ کم ہو جائے گی۔ جو اپنے ذمہ پر رہ گئی۔

نمبر۳: تیسرا ادب زکوٰۃ کا مخفی طریقہ سے ادا کرنا ہے اس لئے کہ اس میں اظہار شہرت سے امن ہے۔ اور لینے والے کی پردہ پوشی ہے۔ اس کو ذلت سے بچانا ہے اور افضل یہی ہے کہ اگر کوئی مجبوری اظہار کی نہ ہو تو مخفی طور پر ادا کرے۔ اس لئے کہ صدقہ کی مصلحت بخل کی گندگی کو دور کرنا ہے۔ اور مال کی محبت کو زائل کرنا ہے۔ اور زیادہ شہرت میں حب جاہ کو دخل ہوتا ہے اور یہ مرض یعنی حبِ جاہ کا حبِ مال سے بھی زیادہ سخت ہے اور لوگوں پر حب مال سے بھی زیادہ مسلط ہے۔ اور صفت بخل قبر میں بچھو بن کر آدمی کو کاٹتی ہے اور صفتِ ریا و شہرت اژدہا بن کر ڈستی ہے۔ تو صفتِ بخل کو زائل کر کے صفت ریاء کو تقویت دینے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص بچھو کو مار کر سانپ کو کھلائے۔ کہ اس میں بچھو تو مر گیا اور اس کی مضرت جاتی رہی لیکن سانپ زیادہ قوی ہو گیا۔ اور مقصود دونوں کو مارنا ہے۔ اور سانپ کا مارنا زیادہ ضروری ہے۔

نمبر۴: چوتھا ادب یہ ہے کہ اگر کوئی دینی مصلحت اظہار کی ہو مثلاً دوسروں کو ترغیب مقصود ہو یا دوسرے لوگ اس کے فعل کا اتباع کرتے ہوں یا اور کوئی دینی مصلحت ہو تو اس وقت اظہار افضل ہوگا۔ ان دونوں نمبروں کا بیان پہلی فصل کی آیات میں نمبر۹ پر مفصل گذر چکا ہے۔

نمبر۵: پانچواں ادب یہ ہے کہ اپنے صدقہ کو منّ و اذیٰ سے برباد نہ کرے۔ منّ کے معنی احسان رکھنے کے ہیں یعنی جس پر صدقہ کیا ہے اس پر اپنے صدقہ کا احسان جتلائے اور اذیٰ کے معنی تکلیف کے ہیں۔ یعنی اس کو کسی اور طرح کی اذیت اس گھمنڈ پر نہ پہنچائے کہ یہ اپنا دستِ نگر ہے۔ محتاج ہے اس کی ضرورت اپنے سے وابستہ ہے یا میں نے زکوٰۃ دے کر اس پر احسان کیا ہے۔ یہ مضمون بھی پہلی فصل کی آیات میں نمبر۸ پر تفصیل سے گذر چکا ہے۔

نمبر۶: چھٹا ادب یہ ہے کہ اپنے صدقہ کو حقیر سمجھے۔ اس کو بڑی چیز سمجھنے سے عجب پیدا ہونے کا اندیشہ ہے جو بڑی ہلاکت کی چیز ہے اور نیک اعمال کو برباد کرنے والی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے بھی قرآن پاک میں طعن کے طور پر اس کو ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا الآیۃ (پارہ ۱۰ رکوع ۹) اور حنین کے دن بھی (تم کو غلبہ دیا تھا) جبکہ (یہ قصہ پیش آیا تھا کہ) تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے گھمنڈ پیدا ہو گیا تھا۔ پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور (کفار کے تیر برسانے سے) تمہیں اس قدر پریشانی ہوئی کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی پھر تم (میدان جنگ سے) منہ پھیر کر بھاگ گئے اس کے بعد اللہ جل شانہٗ نے اپنے رسول اور مومنین پر تسلی نازل فرمائی اور ایسے لشکر (فرشتوں کے) تمہاری مدد کے لئے بھیجے جن کو تم نے نہیں دیکھا۔

اس کا قصہ کتب احادیث مشہور ہے کثرت سے روایات اس قصہ کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ رمضان شریف ۸ھ میں جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو قبیلہ ہوازن اور ثقیف پر حملہ کے لئے رمضان ہی میں تشریف لے گئے۔ چونکہ مسلمانوں کی جمعیت اس وقت پہلے غزوات کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو گئی تھی تو ان میں اپنی کثرت پر عجب پیدا ہوا کہ ہم اتنے زیادہ ہیں کہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت پر گھمنڈ پیدا ہوا لیکن مجمع کی کثرت تمہارے کچھ کام بھی نہ آئی۔ حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے پاک رسول نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا تو قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے لوگ چڑھائی کر کے آئے اور موضع حنین میں وہ لوگ جمع ہو گئے۔ حضرت حسنؒ سے نقل کیا گیا کہ جب مکہ والے بھی فتح کے بعد مدینہ والوں کے ساتھ مجتمع ہو گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ واللہ اب ہم اکٹھے ہو کر حنین والوں سے مقابلہ کریں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کی یہ گھمنڈ کی بات گراں گذری اور ناپسند ہوئی۔ (درمنثور)

غرض عجب کی وجہ سے یہ پریشانی پیش آئی۔ علماء نے لکھا ہے کہ نیکی جتنی بھی اپنی نگاہ میں کم سمجھی جائے گی۔ اتنی ہی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی سمجھی جائے گی۔ اور گناہ جتنا بھی اپنی نگاہ میں بڑا سمجھا جائے گا۔ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے یہاں ہلکا اور کم سمجھا جائے گا۔ لیکن ہلکے سے گناہ کو بھی یہی سمجھے کہ میں نے بہت بڑی حماقت کی۔ ہرگز ہرگز نہ کرنا چاہیے تھا۔ کسی گناہ کو بھی یہ نہ سمجھے کہ چلو اس میں کیا ہو گیا۔

بعض علماء سے نقل کیا گیا کہ تین چیزوں سے نیکی کامل ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کو بہت کم سمجھے کہ کچھ بھی نہ کیا۔ دوسرے جب کرنے کا خیال آ جائے۔ تو اس کو کرنے میں جلدی کرے۔ مبادا یہ مبارک خیال یعنی نیکی کرنے کا نکل جائے یا کسی وجہ سے نہ ہو سکے۔ تیسرے یہ کہ اس کو مخفی طور سے کرے۔ اور جو کچھ خرچ کیا ہے اس کو حقیر سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ دیکھے کہ جو کچھ خرچ کیا ہے اس کا موازنہ اس سے کرے جو اپنے اوپر خرچ کیا جا چکا ہے اور اپنے پاس باقی رہ رہنے دیا ہے۔ پھر سوچے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کتنا خرچ کیا۔ اور اپنے لئے کتنا رکھا۔ مثلاً اگر جو کچھ اس کے پاس موجود تھا۔ اس میں سے ایک تہائی خرچ کر دیا تو گویا مالک الملک آقا اور محبوب کی رضا میں تو ایک تہائی ہوا اور نفس کے دھوکے دینے والے کے حصہ میں دو تہائی۔ اور اگر کوئی شخص اس کا عکس یا سارا بھی خرچ کر دے جس کی مثال اس زمانہ میں ملنا بھی مشکل ہے تب بھی

یہ سوچنا چاہیے کہ آخر مال تو اللہ ہی کا تھا۔ اسی کی عطا فرمائی ہوئی چیز اپنے پاس تھی جس میں اس نے اپنے لطف وکرم، احسان سے خرچ کی اور اپنی ضرورت میں کام میں لانے کی اجازت دے رکھی تھی۔ اگر کسی ایسے شخص کی امانت اپنے پاس ہو جس نے امانت رکھواتے وقت یہ بھی کہہ دیا ہو کہ اگر آپ کو کوئی ضرورت پیش آوے تو اس کو اپنا ہی مال تصور کرکے خرچ کرلیں، پھر تم کسی وقت کی امانت کم وبیش واپس کرو تو اس میں کونسا احسان تمہارا ہوا جس کو تم یہ سمجھو کہ ہم نے بڑا کارنامہ کیا۔ اور پھر مزید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کو اسی کی عطا کی ہوئی چیز واپس کرنے میں یعنی اس کے نام پر خرچ کرنے میں اس کی طرف سے اجر وثواب اور بدلہ کا ایسا ایسا وعدہ ہے کہ اس کے لحاظ سے یہ تو کہا بھی نہیں جاسکتا کہ ہم نے اس کی امانت واپس کردی بلکہ یوں کہا جائے گا کہ ایک شخص نے مثلاً سو روپے امانت رکھوائے تھے۔ اور اس میں سے اس نے پچاس ساٹھ واپس لے لئے اس وعدہ پر کہ عنقریب ہی اتنی گنیاں اس کے بدلہ میں تمہیں دے دوں گا، یا یوں سمجھو کہ پچاس واپس لئے اور پانچسو کا چیک بینک کا کاٹ کر تمہارے حوالہ کردیا تو ایسی حالت میں کیا گھمنڈ کا موقع ہے اس بات کا کہ میں نے امانت رکھنے والے کو کچھ واپس کیا۔ اسی وجہ سے اس ادب کے ماتحت یہ چیز بھی ہے کہ جب صدقہ کرے، تو بجائے فخر اور گھمنڈ کے شرمندگی کی سی صورت سے خرچ کرے جیسا کہ کسی کی امانت کوئی شخص اس طرح واپس کرے اور اس میں سے کم یا زیادہ رکھ بھی لے۔ مثلاً کسی کے سو روپے امانت رکھے ہوں اور امانت کی واپسی کے وقت اس میں سے پچاس ہی واپس کرے اور یہ کہہ کر واپس کرے کہ تم نے چونکہ مجھے خرچ کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس لئے پچاس میں نے خرچ کرلیے یا اپنی کسی ضرورت کے لئے رکھ لئے یہ بات کہتے وقت جیسا کہ آدمی پر ایک حجاب، ایک شرم، ایک غیرت، ایک عاجزی ایک ذلت ٹپکتی ہے اور اس کو یہ بات خود کو محسوس ہوتی ہے

باقی صفحہ ۳ پر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و پیش گوئیاں

ان معجزات کے بیان جن کا تعلق جمادات سے ہے

ترمذی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں موجود تھا۔ ایک دن مکہ کے اردگرد آپ تفریح کو نکلے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا میں نے سنا کہ جو پہاڑ یا درخت سامنے پڑتا وہ کہتا۔ "السلام علیک یا رسول اللہ"

اس واقعہ میں ایک معجزہ نباتات کے متعلق ہے کہ درختوں نے سلام کیا، دوسرا معجزہ جمادات سے تعلق رکھتا ہے کہ پہاڑوں نے حضورؐ کو سلام کیا۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ ابوذرؓ کا بیان ہے کہ میں آنحضورؐ کے پاس تنہائی کے وقتوں میں جایا کرتا تھا۔ ایک دن آپ کو اکیلا پاکر گیا۔ اور آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ابوبکر صدیقؓ آئے اور سلام کرکے ابوبکرؓ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر عمرؓ آئے اور سلام کرکے حضرت ابوبکر کے دائیں جانب بیٹھ گئے پھر عثمانؓ آئے اور سلام کرکے حضرت عمرؓ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ آنحضورؐ کے سامنے سات کنکریاں پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے مٹھی میں وہ کنکریاں رکھ لیں تو وہ خدا کی تسبیح کرنے لگیں کنکریوں کی تسبیح کی آواز جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ سبھوں نے سُنی۔ پھر ان کنکریوں کو جب آپ نے رکھ دیا تو خاموش ہوگئیں۔ اس کے بعد کنکریاں اٹھاکر ابوبکرؓ کے ہاتھ میں دیں۔ تو پھر وہ تسبیح پڑھنے لگیں۔ اور شہد کی مکھی کی طرح آواز آنے لگی۔ ابوبکرؓ نے رکھ دیں تو چپ ہوگئیں۔ پھر عمرؓ کے ہاتھ میں دیں تو اسی طرح آواز سے تسبیح پڑھنے لگیں۔ اسی طرح عثمانؓ کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ خلافت ہے نبوت کی۔

حافظ ابوالقاسم نے اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو انسؓ سے روایت کیا ہے۔ اس میں اتنے الفاظ اور زیادہ ہیں کہ "اس کے بعد آنحضورؐ نے حاضرین میں سے ہر ایک کو وہ کنکریاں دیں لیکن کسی کے ہاتھ میں تسبیح نہ کی"۔ بعض شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ اس وقت حضرت علیؓ موجود نہ تھے ورنہ ان کے ہاتھ میں بھی کنکریاں تسبیح پڑھتیں کیونکہ آپ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ تھے۔

مسلمؒ نے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس پتھر کو میں پہچانتا ہوں جو مکہ میں مجھے بین سلام کیا کرتا تھا۔ بیہقی اور اکثر محدثین نے فرمایا ہے کہ اس پتھر سے مراد حجر اسود ہے۔ یہ پتھر اس گلی میں ہے۔ جس کو "زقاق المرفق" کہا جاتا ہے۔ یہ نام اس گلی کا اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں آنحضورؐ کی کہنی یعنی مرفق کا اثر ہے۔ اس کی زیارت بھی لوگ کیا کرتے تھے۔ ابن جوزی کا بیان ہے کہ مکہ میں یہ روایت قدیم زمانہ سے مشہور ہے۔

بیہقی نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباسؓ سے فرمایا کہ کل تم اور تمہارے اہل وعیال اس وقت تک گھر سے باہر نہ نکلیں جب تک میں نہ آؤں۔ مجھے تم سے کچھ کام ہے تمام لوگ آپ کے انتظار میں رہے۔ آپ تشریف لائے خیریت دریافت فرمائی۔ تو عباس نے کہا ہم سب خیریت سے ہیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم سب لوگ مل کر ایک جگہ ہوجاؤ۔ جب سب مل کر قریب قریب بیٹھ گئے تو

باقی صفحہ ۳۰ پر

امام غزالی کی زندگی اور کارنامے

تحریر ——— سید طیب کوکب

ہمارے اسلاف میں امام غزالیؒ کی محیر العقول زندگی ہمارے اس دور ترقی کے زمانہ میں ترقی یافتہ نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے آج یورپ کی ترقی سے ہمارے ذہن اس لئے مرعوب ہیں کہ یورپ نے ہمارے ہی علمی سرمایہ سے اکتساب فیض حاصل کیا مگر افسوس ہمارے ہی دماغ اس گوہر نایاب ذخیرے کے مخزن سے یکسر محروم رہے۔

امام غزالیؒ نے جوانی کی ان حدود میں جملہ علوم کی تکمیل کی کہ جو ہر نوجوان کی امنگوں میں سرشار ہو کر اس راہ گزر عمل کی منازل سے بہرہ مند ہو کر جاہ و حشم کی مسند وقار پر متمکن ہو کر سلاطین سے قرابت تحسین لیتی رہی اور عملی زندگی حق کی تلاش اور معرفت الٰہی کی طلب میں ریاضات و مجاہدات کی کٹھن منزلوں کو طے کرتی ہوئی ہزاروں تشنہ لبانِ علم کے شہسواروں کو مختلف ممالک میں بھی دوڑاتی رہی۔

امام غزالیؒ کا نام محمد کنیت ابوحامد والد کا نام بھی محمد تھا طوس کے ضلع میں ۴۵۰ھ مطابق ۱۰۵۸ء میں طہران میں پیدا ہوئے والد کی وصیت کے مطابق جو ایک مخلص درویش اور غریب مسلمان تھے ان کے ایک صوفی دوست نے تعلیم کا انتظام کرنے سے معذرت کی اور کسی مدرسہ میں داخل ہو جانے کا مشورہ دیا چنانچہ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہو کر حصول تعلیم میں مشغول ہو گئے درس و تدریس سے فارغ ہونے کے بعد امام غزالی نظام الملک کے دربار میں پہنچے نظام الملک نے ان کی شہرت اور ممتاز قابلیت کی بنا پر بڑے اعزاز و اکرام سے دربار میں ان کو جگہ دی یہاں اہل کمال کا مجمع تھا علمی مباحثے اور دینی مناظرے دربار اور مجلسوں تک محدود تھے شادی اور غمی کا ایک ضروری عنصر تھے امام غزالیؒ ان مباحثوں میں سب پر غالب رہتے تھے ان کی نمایاں قابلیت دیکھ کر نظام الملک نے ان کو مدرسہ نظامیہ کی صدارت کے لئے منتخب کیا جو اس وقت ایک عالم کے لئے بڑا اعزاز تھا اس وقت آپ کی عمر ۳۴ سال سے زیادہ نہ تھی ۴۸۴ھ میں وہ بڑی شان و شوکت سے بغداد میں داخل ہوئے اور نظامیہ میں درس شروع کر دیا تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے درس و تدریس اور حسن خطابت کی دھوم مچ گئی طلباء و طالبات استفادہ کے لئے ہر وقت اور ہر طرف سے ہجوم کئے رہتے رفتہ رفتہ انہوں نے اپنی عالی دماغی، علمی فضیلت اور طاقتور شخصیت سے بغداد میں ایسا اثر و رسوخ پیدا کر لیا کہ ارکان سلطنت کے ہمسر بن گئے نیز اس انہماک زندگی میں اکثر علوم کی سینکڑوں کتابیں تصنیف کیں ہمارے زمانہ کا شاید ہی کوئی دیوانہ علم امام کی جملہ کتابیں اگر پڑھ لے بعد امام صاحب [illegible] ہوا کہ گروہ کی مخلوق فرشتے بھی بغیر رشک کے نہ رہے ہوں کہ اس امت واحدہ کے علماء ربانیین کے مراتب بنی اسرائیل کے انبیاء جیسے ہیں آپ کا سفر آخرت کس شان سے ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

امام غزالیؒ کے حقیقی بھائی احمد غزالی کا بیان ہے کہ پیر کا دن تھا ۱۴ جمادی الثانی ۵۰۵ھ کو ۵۵ سال کی عمر میں امام صاحب صبح بستر خواب سے اٹھے وضو کیا نماز کا فریضہ ادا کیا پھر کفن طلب فرمایا، آنکھوں سے لگایا اور کہا آقا کا حکم سر آنکھوں پر یہ کہہ کر پاؤں پھیلا دیے۔ دیکھا تو راہی عالم جاودانی ہو چکے ہیں۔

امام صاحب کی کتب و تصانیف [illegible] علامہ نووی نے بستان میں ایک مستند روایت بیان کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ امام غزالی کی تصانیف اور ان کی عمر کا حساب کیا جائے تو روزانہ اوسطاً ۱۶ صفحات ہوتے ہیں اور یہ اوسطاً امام صاحب کے دیگر مشاغل کے ساتھ واقعی حیرت انگیز ہے جن علوم میں امام صاحب کی تصانیف ہیں وہ علم کلام، فقہ، اخلاق اور تصوف ہیں اور یہ تصنیفات اسلام کی علمی ترقی کے بیش بہا نمونے ہیں امام صاحب کی تصنیف احیاء العلوم ایسی جامع کتاب ہے کہ شیخ ابو محمد گازرونی کا دعویٰ ہے کہ اگر دنیا کے تمام علوم مٹا دیئے جائیں تو احیاء العلوم کے ذریعہ ان سب کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہوں تصوف اور سلوک میں لوگ امام صاحب کے ہمعصر تھے وہ ان کی تصنیفات کو الہامی سمجھتے تھے شیخ محی الدین ابن عربی احیاء العلوم کو کعبہ شریف کے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے امام صاحب کی تصانیف کی قدردانی جو یورپ کے لوگوں نے کی خود مسلمانوں سے نہ ہو سکی اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں نے امام صاحب کی اکثر تصانیف محفوظ رکھی ہیں اور ان پر شرح اور حواشی بھی لکھے۔

امام صاحب نے فلسفہ کے مسائل نہایت عمدہ طریقہ سے اپنے مقاصد الفلاسفہ میں لکھے ہیں یہ کتاب اسلامی ممالک میں نایاب ہے لیکن اسپین کے شاہی کتب خانہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے مسلمانوں نے اس قیمتی تصنیف کو نظر انداز کر دیا لیکن یورپ میں اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں شائع ہو چکا ہے اور فرانس کے کتب خانہ میں آج بھی موجود ہے امام صاحب کی دوسری تصنیف کا نام المنقذ من الضلال ہے اس کتاب میں امام صاحب نے حقیقت نبوت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اپنے مذہبی خیالات میں تغیرات کا بھی ذکر کیا ہے اس کے علاوہ ایک تصنیف تہافۃ الفلاسفہ اور منطق میں میزان العمل کے نام سے موجود ہے امام صاحب نے یوں تو بہت سے علوم و فنون میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں لیکن تصنیف کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کو ترقی دی ہے وہ نقد کلام [illegible] میں امام صاحب کے شاگردوں کی تعداد کم و بیش ایک ہزار تھی۔

زمانہ طالب علمی میں امام صاحب نے ابو نصر کی

کمالاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر
مولانا منظور احمد شاہ آسی
مانسہرہ

انبیاء علیہم السلام کو خالق کائنات تمام اعلیٰ خوبیوں سے نوازتے اور تمام اخلاق ذمیمہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔ بہادری، شجاعت اور دلیری آج بھی مردوں کا جوہر گردانا جاتا ہے اور یہ جوہر انبیاء علیہم السلام میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو روحانی طاقت قوت کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت سے بھی نوازتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کا ایک گھونسا بھی قبطی برداشت نہ کر سکا اور وہیں ڈھیر ہو گیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو جسمانی طاقت کئی سو مردوں سے زیادہ عطا کی۔

رکانہ عرب کا مشہور شہ زور، طاقت ور پہلوان تھا، خود بیان کرتا ہے کہ نبی کریمؐ اور میں بعثت سے پہلے بکریاں چراتے تھے ایک دن میں نے آپؐ سے کہا کہ میرے ساتھ کشتی کرو گے آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں چنانچہ ہماری شرط طے ہوئی جو بھی غالب ہو گا اُسے بکری دی جائے گی۔ رکانہ خود کہتے ہیں میں اپنی قوت پر ناز کرتا تھا بڑے بڑے سورما میرا نام سن کر لرزتے تھے لیکن نبی کریمؐ فوراً تیار ہو گئے حالانکہ میں نے تو مذاق میں کہا تھا ہماری کشتی شروع ہوئی تو آپؐ نے مجھے پچھاڑ دیا اور مجھ سے بکری لے لی رکانہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا دوبارہ کشتی ہونی چاہئے آپؐ نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا اور دوسری بکری بھی لے لی۔ تیسری مرتبہ پھر نبی کریمؐ کو رکانہ نے چیلنج دیا آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی مجھے پچھاڑ دیا رکانہ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر شدید صدمہ ہوا کہ میری سبکی بھی ہوئی اور ہاتھ سے تین بکریاں بھی گئیں حالانکہ میں اپنے آپ کو ناقابل شکست سمجھتا تھا میں اداس ہو کر بیٹھ گیا آپؐ بھانپ گئے، پوچھا رکانہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا اے محمد تمہیں معلوم ہے کہ تمام قریش میں سب سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور شمار ہوتا تھا ایک تو میری شکست کھا گیا دوسرا اب گھر جاؤں گا تو عبد یزید رکانہ کے باپ ابھی میری گوشمالی کریں گے اور بکریوں کے بارے میں پوچھیں گے آپؐ نے فرمایا اے رکانہ! کیا تو چوتھی مرتبہ بھی کشتی کے لئے تیار ہے؟ تو رکانہ نے کہا کیا تین مرتبہ کی شکست میرے لئے کافی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا جہاں تک تمہاری تین بکریوں کا تعلق ہے تو وہ میں تمہیں واپس کر دیتا ہوں وہ تمہاری ہیں رکانہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے چند دن ہی گزرے تھے کہ آپؐ کی نبوت کا آوازہ کانوں میں پڑا چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوا میرے لئے وہی ایک واقعہ کافی تھا جس میں آپؐ کی صداقت مجھ پر عیاں تھی۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ یہی رکانہ آپؐ کی بعثت کے بعد آیا اور کہنے لگا اے محمد اگر آپؐ میرے ساتھ کشتی لڑیں تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا بشرطیکہ آپؐ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں رکانہ کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عرب میں کوئی مجھے شکست بھی دے سکتا ہے یا میرا چیلنج قبول کر سکتا ہے آپؐ نے فرمایا اگر تم مغلوب ہو جاؤ تو مجھ پر ایمان لاؤ گے رکانہ نے کہا بالکل! چنانچہ آپؐ نے کشتی لڑی اور مسلسل تین مرتبہ رکانہ کو شکست دے دی اور رکانہ حسب وعدہ ایمان لے آئے۔

مشرکین مکہ نبی کریمؐ کے بارے میں طرح طرح کے نازیبا الفاظ استعمال کرتے کبھی کہتے یہ کاہن ہے کبھی کہتے پاگل ہے (معاذ اللہ) اور کبھی کہتے جادوگر ہے۔

ایک دن کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے ہم یہ بات مانتے ہیں کہ جادوگر کے جادو کا اثر آسمان پر نہیں ہو سکتا اگر آپؐ واقعی نبی ہیں تو پھر چاند کو دو ٹکڑے کر دیں ہم مان لیں گے کہ واقعی آپؐ خدا کے پیغمبر ہیں آپؐ نے فرمایا میرے بھائیو یہ تو نہیں ہے البتہ میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ اس مطالبے کو پورا کر دیں گے آپؐ نے بارگاہ صمدیت میں درخواست کی اللہ نے فرمایا اے میرے محبوب اپنی پیاری انگلی کا چاند کی طرف اشارہ کرنا آپؐ کا کام ہے اور چاند کو دو ٹکڑے کرنا میرا کام ہے چنانچہ آپؐ نے اپنی انگلی مبارک اٹھا کر چاند کی جانب اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا تو جبل ابو قبیس پر اور دوسرا سویدا پر چلا گیا لیکن مشرکین مکہ نے کہا محمدؐ تو بڑا جادوگر ہے تیرے جادو کا اثر تو آسمان پر بھی ظاہر ہو گیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ چاندنی رات تھی آپؐ منیٰ میں تشریف رکھتے تھے جب مشرکین نے یہ مطالبہ کیا تو آپؐ نے انگشت شہادت کا اشارہ فرمایا اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا اور میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا اور مشرکین مکہ بھی حیران رہ گئے اور کہنے لگے دیکھو آس پاس کے والوں سے بھی پوچھیں گے کہ آیا انہوں نے بھی یہ واقعہ دیکھا یا سنا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا چنانچہ دوسرے علاقوں کے لوگ آئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ فلاں رات کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو چکا تھا "چنانچہ تاریخ فرشتہ" میں بھی اس واقعے کا ذکر ہے۔

ہندوستان میں بھی راجہ مالیبار نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا اس نے یہ واقعہ اپنے دفاتر میں باقاعدہ لکھوایا اور بعد میں جب اس تک یہ واقعہ پہنچا تو فی الفور مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں تصدیق کرتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں۔

> تین چیزیں اصل مقصود سے روک دیتی ہیں
> لالچ ، حرص ، غربت
> تین چیزیں انسان کو برباد کر دیتی ہیں
> بدظنی ، غصہ ، لالچ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک

محمد اسرائیل گرگٹی ـــ مانسہرہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ۸ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ بروز اتوار بمطابق جنوری ۱۹۱۰ء کو اکوڑہ خٹک ضلع پشاور میں جناب حاجی معروف گل صاحبؒ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ ہی میں حاصل کی پھر طورو اور ضلع مردان کے مولانا عنایت اللہ اور مولانا عبدالجلیل خان سے پڑھتے رہے۔ آپ نے سولہ برس کی عمر تک یہاں بھی تعلیم حاصل کی پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے ہندوستان کا رخ کیا۔ آپ میرٹھ اور امروہہ کے مدارس میں پڑھتے رہے پھر آپ نے ۱۳۴۰ھ میں مرکز علوم اسلامی دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۵۲ھ میں مخدوم العلماء شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورہ حدیث پڑھا۔ دارالعلوم دیوبند سے آپ کو سند ملی اس کا نمبر ۱۵۱۰ ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مدنیؒ کے علاوہ درج ذیل اکابر سے آپ نے فیض حاصل کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، شیخ المعقول حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، استاذ الکل حضرت مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ۔ آپ نے فراغت کے بعد اپنے اساتذہ کرام کے سامنے مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں تقریباً دس سال تک پڑھایا اور دارالعلوم سے ۱۳۶۶ھ میں شعبان المعظم کی چھٹیوں میں اپنے وطن واپس آئے۔ تو ملک تقسیم ہو گیا جس کی وجہ سے آپ دارالعلوم دیوبند پھر نہ جا سکے۔ آپ کا بیعت کا تعلق بھی حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ سے تھا۔ حضرت مدنیؒ نے توکل علی اللہ اور اخلاص کا ایسا سبق پڑھایا ہوا تھا جو کسی وقت بھی آپ کے ذہن میں نہیں نکلتا تھا۔ آپ نے متوکلاً علی اللہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اسی پہلے سال دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث پڑھایا۔ آپ کے اخلاص کی وجہ سے پھر دارالعلوم حقانیہ دورۂ حدیث میں ایسا مشہور ہوا کہ آج دارالعلوم حقانیہ کو دیوبند ثانی کہا جاتا ہے۔ اس وقت دارالعلوم حقانیہ کا فیض پوری دنیا میں جاری ہے۔ آپ تین مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ آپ نے اسمبلی ہال میں بھی اسلام کے لئے خوب کام کیا اور آپ نے ہمیشہ حق کا علم بلند کیا۔ آپ نے بہترین اور مثالی پچاس سے زائد کتب تصنیف کی ہیں۔ آپ کے علم کو دیکھ کر اور اسلام کے لئے آپ کی محنت و کوشش کے ثمرہ میں پشاور یونیورسٹی نے آپ کو ایل ایل ڈی کی ڈگری دی۔ یہ ڈگری آپ کو ۱۹۷۲ء میں دی گئی۔ آپ نے اصلاحی اور تبلیغی مقصد کے لئے دارالعلوم حقانیہ سے ایک ماہنامہ الحق جاری فرمایا۔ آپ کے ہزاروں شاگرد اس وقت دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں اور دینی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ آپ ایک جید عالم، ایک ممتاز محدث، ایک بلند پایہ محقق اور صالح بزرگ تھے۔ آپ کی خدمات دنیا یاد رکھے گی۔ آپ کی ایک کتاب دعوات حق پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب ماہنامہ البلاغ کراچی میں تحریر فرماتے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم ملک کی ان گنی چنی شخصیتوں میں سے ہیں جن سے اس دور میں علم دین کا بھرم قائم ہے۔ زیر نظر کتاب ان کے خطبۂ جمعہ کا مجموعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موصوف مولانا کو دلوں پر اثر انداز ہونے کی خاص توفیق عطا فرمائی ہے ان کے مواعظ و خطبات سے قلب میں سوز و گداز، ایمان میں پختگی اور خدا کا خوف اور فکر آخرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق [illegible]ات و ہدایات اور اسرار و حکم ان خطبات میں ملتے ہیں۔

آخرکار علم و عمل کے شہسوار حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بروز بدھ ۲۲۔ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ کو خیبر ہسپتال پشاور میں اس فانی دنیا کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا عَلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جہاد کیا ہے

محمد شاہد انجم، چانیوالے۔

ایک مسلمان کی ساری زندگی جہاد ہے۔ اللہ کی راہ میں جد وجہد کرنا اور اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنا بھی جہاد ہے۔ پانچ وقت نماز ادا کرنا، ماہ صیام میں روزے رکھنا، حج کرنا، تجارت میں دیانت برتنا، اشیاء فروخت کر ملاوٹ و آمیزش سے محفوظ رکھنا، رشوت لینے اور دینے سے احتراز اور طمع و خوف سے بے نیاز ہو کر حاکم کا انصاف کرنا یہ سب جہاد ہے۔ اس جہاد کی ابتداء نماز سے ہوتی ہے اور انتہا شہادت پر ہوتی ہے۔ مسلمان جب اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو اس کا جہاد تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ جہاد کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ نفس کے ساتھ جہاد۔

۲۔ شیطان کے ساتھ جہاد۔

۳۔ کفار کے ساتھ جہاد۔

اسے وضاحت کے ساتھ یوں پیش کیا جا سکتا ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں نفسانی خواہشات، راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیطان ان نفسانی خواہشات کے لئے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے اور سبز باغ دکھاتا ہے۔ ان نفسانی خواہشات کو دبانے، روکنے اور شیطان کے فریبوں کو ناکام بنانے کو بھی جہاد کہتے ہیں۔ اس جہاد کے

لئے بڑے حوصلے اور دل گردے کی ضرورت ہے قدم قدم پر ٹھوکر لگنے کا [redacted] کی ضرورت ہے زیادہ محبت دنیاوی جاہ و حشمت کے اظہار کے لئے ناجائز ذرائع اور دوسروں کے حقوق و مفادات کو پامال کرتے ہوئے محض اپنے مفادات کو ترجیح دینے کی لگن یہ سب ہی نفس اور شیطان کا شر ہیں. جس سے جہاد کرنا مسلمان کا فرض اولین ہے. اللہ کی راہ میں جان پیش کرنے کا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے یہ حقیقت ہے کہ ہر ادنیٰ چیز اعلیٰ چیز پر قربان ہوتی ہے. زمین سب سے ادنیٰ ہے اس کے سینے پر ہل چلایا جاتا، اور بیج ڈالا جاتا ہے جس کے نتیجے میں فصلیں پیدا ہوتی ہیں. جب فصل اپنے قد پر پہنچ جاتی ہے تو اسے کاٹ دیا جاتا، ہے یہی اس کی قربانی ہے. جو انسانوں اور حیوانوں کے لئے دیتی ہے یاد رہے کہ نباتات جاندار ہیں. ان میں نر اور مادہ بھی ہے مگر انسان اور حیوان نباتات سے اعلیٰ ہیں. اس لئے ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہو گئے ذرا آگے چلئے حیوان ان نباتات کو کھا کر پروان چڑھتے ہیں. تو ان میں سے حلال جانور لاکھوں کی تعداد میں قربان کر دیئے جاتے ہیں جانور ادنیٰ ہیں. انسان اعلیٰ ہے. ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہو جاتا ہے اس سے بھی آگے بڑھیئے. اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اس کے مقابلے میں انسان ادنیٰ ہے. انسان کے لئے سب مخلوق کو قربان کر دیا. اب اس کی باری ہے. اس لئے انسان، اللہ تعالیٰ کے لئے میدان جنگ میں خود کو قربان کر دیتا ہے یہ جہاد کا اعلیٰ ترین منصب ہے. یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے.

ؔ مروں تو شہید ہوں، ماروں تو غازی ہوں
جس پہ ہو خدا راضی اس پہ میں بھی راضی ہوں

بقیہ: سورتوں کی برکتیں

۱۴۔ سورۂ ھمزہ پڑھ کر دم کرنے سے آنکھ کا درد ختم ہو جائے گا چند بار پڑھیں.

۱۵۔ سورۂ قریش پڑھ کر کھانا کھائیں نظر بد سے محفوظ رہیں گے. اور تلاوت کا ثواب زائد.

۱۶۔ سورۂ مدثر پڑھنے سے جو محتاج اور غریب ہو گا انشاء اللہ غنی مالدار ہوگا.

فرضیت وفضائل نماز

تحریر: صادق فراز .... شجاع آباد

از روئے شریعت تمام مسلمانوں عاقل و بالغ مرد و عورت پر دن میں پانچ مرتبہ (وقت) کی نمازیں فرض ہیں. مذہب اسلام میں نماز کو ستون (بنیاد) کی سی اہمیت حاصل ہے خود ہمارے آقا رسالتمآب خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، نے ہر حالت میں نماز کا اہتمام کیا. آپؐ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے کتابوں میں لکھا ہے کہ کثرت نماز کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر مبارک سوج جایا کرتے تھے.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات کو آپؐ تشریف لائے اور لیٹ گئے پھر فرمانے لگے اے حمیرا! میں تو اپنے رب کی عبادت کروں یہ فرما کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر رونا شروع کیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے. نماز پڑھتے رہے. روتے رہے. حتیٰ کہ صبح ہو گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اس قدر کیوں روتے ہیں حالانکہ آپؐ معصوم ہیں آپؐ فرمانے لگے!

"کیا میں اپنے رب کا شکر گزار نہ ہوں"! (بخاری شریف)

تمام اصحاب رسولؐ نے بھی نماز کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز سے کتنا شغف تھا اس کا اندازہ اس حکم سے لگایا جا سکتا ہے جو حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے عہد خلافت میں جاری کیا فرماتے ہیں کہ!

میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ ضروری نماز ہے جو شخص اس پر پابندی اختیار کرے گا وہ دین کا پابند ہوگا. جو شخص اس کو ضائع کرے گا وہ دوسرے امور کو بھی ضائع کرنے والا سمجھا جائے گا.

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۱)

قرآن مجید میں بھی کئی مقامات (واضح رہے قرآن شریف میں کم و بیش سات سو مقامات پر نماز کے متعلق حکم وارد ہوا ہے) پر نماز کے حکم دیا گیا ارشاد الٰہی ہے!

ترجمہ! اور مدد حاصل کرو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ بے شک نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے (ان پر کچھ دشوار نہیں)

ایک اور جگہ ارشاد الٰہی ہے

ترجمہ! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہو اور خود بھی اس کا اہتمام کریں ہم آپ سے روزی کموانا نہیں چاہتے روزی تو آپ کو ہم دیں گے.

قرآن و حدیث کی رو سے نماز کا مقام دین اسلام میں ایسا ہی ہے جیسا کہ انسانی جسم میں سر کا مقام ہے اگر سر نہ ہو تو انسان مُردوں میں شمار کیا جائے گا.

اس سلسلے میں ایک واقعہ عرض ہے جسے تبلیغی نصاب میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نے تحریر کیا شیخ ابو عبداللہ جلاؒ فرماتے ہیں!

ایک دن میری والدہ نے میرے والد سے مچھلی کی فرمائش کی چنانچہ والد صاحب مچھلی خریدنے بازار گئے مچھلی خریدی گھر تک لانے کے واسطے مزدور کی تلاش تھی ایک نوعمر لڑکا جو پاس ہی کھڑا تھا کہنے لگا چچا جان اسے اٹھانے کے واسطے مزدور چاہیئے کہا ہاں اس لڑکے نے سامان لیا اور ہمارے ساتھ چل دیا. راستہ میں اُس نے اذان سُن لی کہنے لگا اللہ کے منادی نے بلایا ہے مجھے وضو بھی کرنا ہے نماز کے بعد لے جا سکوں گا آپ کا دل چاہے تو انتظار کر لیجئے ورنہ

اپنی جگہ لے جایئے قصہ مختصر ہم نے بھی نماز پڑھی بعد ازاں ہم نے اس کی دعوت کی لیکن وہ روزے سے تھا ہمارے اصرار پر اس نے ہمارے گھر میں روزہ افطار کیا اور رخصت ہوا ہمارے قریب ہی ایک اپاہج عورت رہتی تھی ہم نے دو دن بعد دیکھا تو وہ بالکل درست ہو گئی ہم نے پوچھا تم کس طرح اچھی ہو گئیں اس نے کہا میں نے اس مہمان کے طفیل اللہ سے دعا کی کہ اس کی برکت سے مجھے اچھا کر دے میں فوراً اچھی ہو گئی اور حقیقت تو یہ ہے نماز کے بہت فوائد و فضائل قرآن حدیث میں وارد ہوئے۔

اور ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ! اور وہ لوگ جو نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کا جنت میں انعام و اکرام کیا جائے گا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے جن کا احاطہ ممکن نہیں البتہ چند ایک فوائد و فضائل تحریر کر رہا ہوں۔

صحاح ستہ کی تین معتبر ترین کتابوں (ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ) میں قتادہ بن ربعی کے حوالے سے روایت ہے حدیث قدسی ہے میں نے تمہاری امت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر (اور خشوع و خضوع سے) ادا کرے گا اس کو میں اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا! پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک۔ جو صغیرہ گناہ ہوتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں ایک اور مقام پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ اسے پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

حضرت ابو[redacted]ان رضی اللہ عنہ

آپ کا اصل نام صخر بن حرب تھا۔ آپ کے شجرۂ نسب پانچویں پشت میں حضور اکرمؐ سے ملتا ہے عمر کے لحاظ سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس برس بڑے تھے قبول از اسلام آپؓ نے اسلام کی زبردست مخالفت کی۔

فتح مکہ کی کامیابی کے بعد حضرت عباسؓ کی خصوصی دعوت پر آپؓ نے اسلام قبول کیا۔

آنحضرتؐ کی طرف سے آپ کے شایان شان اعزاز بخشا گیا۔ فتح کے موقع پر اعلان کیا گیا کہ جو شخص حضرت ابوسفیان کے گھر میں بھی داخل ہوگا۔ اسے امان حاصل ہوگی

آپ کا نسلی تعلق خاندان بنو امیہ میں سے تھا۔ اور بنو امیہ دنیاوی جاہ و ثروت اور امارت کے باعث مشہور تھے۔ بنو امیہ بنو ہاشم کے علاوہ قریش کے تمام قبائل میں ممتاز تھے۔ قریش کی سپہ سالاری ابتدا ہی بنا مخزوم کے پاس تھی بعد ازاں یہ سپہ سالاری بنو امیہ کے خاندان میں آ گئی۔

حضرت ابوسفیان نے بھی دوسرے اصحاب کی طرح اسلامی جنگوں میں حصہ لیا جنگ یرموک کے دن کا ایک واقعہ ابن سعد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ اس دن تمام لوگوں کی آواز ہنگاموں میں دب گئی تھی مگر ایک آواز "اے اللہ کی مدد قریب آ" بہت بلند تھی اور وہ آواز حضرت ابوسفیان کی تھی بعض روایت کے مطابق آپ کو حضورؐ نے نجران کا عامل مقرر کیا تھا۔ اکثر مورخین آپ کو کاتبین وحی بھی شمار کرتے ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر ہیں ام المؤمنین ام حبیبہؓ آپؓ کی صاحبزادی تھیں۔

ایک دفعہ حضرت ابوسفیانؓ آپؐ سے ملنے آئے۔ تو رسول کریمؐ کے بستر مبارک پر بیٹھ گئے تو جھٹ ام حبیبہؓ نے بستر مبارک لپیٹ کر رکھ دیا۔ اس بات سے حضرت ابوسفیان کو بہت دکھ ہوا۔ اور پوچھا اے بیٹی! تمہیں چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنے والد کے لئے بستر کا انتظام کرتیں لیکن تم نے وہ بستر ابھی اٹھا لیا جو پہلے ہی بچھا ہوا تھا۔ تو حضرت ام حبیبہؓ نے جواب دیا۔ آپ بوجہ مشرک ہونے کے، ناپاک ہیں اور میں یہ کیسے گوارا کر سکتی ہوں کہ میرے آقا کے بستر پر کوئی ناپاک آدمی بیٹھ جائے۔ یاد رہے یہ واقعہ حضرت ابوسفیان کے قبول اسلام سے پہلے کا ہے۔

حضرت عباسؓ، رسول پاک کے ارشاد کے مطابق ابوسفیان کو لے کر ایک پہاڑی پر ٹھہر گئے۔ مقصد یہ تھا کہ ابوسفیان حضور کی رفعت و شان اپنی آنکھوں سے دیکھے مجاہدین صف شکن رواں دواں ہوئے۔ قبائل آلات حرب سے لیس جوق در جوق گزرنے لگے۔ تو ابوسفیان یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا اور پکار اٹھا۔

ابوسفیان: بخدا تمہارا بھتیجا تو بہت بڑے ملک کا بادشاہ بن گیا ہے۔

عباسؓ: (ابوسفیان سے) یہ بادشاہت نہیں نبوت ہے۔

آخر میں جناب سرور عالمؐ کی سواری، مہاجرین اور انصار کے زرہ پوش جھرمٹ میں اس شان سے گزری کہ ابوسفیانؓ دنگ رہ گیا۔ حضور سید المرسلین نہایت عاجزی سے مسجد حرام میں داخل ہوئے، اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا۔

باقی صفحہ [illegible] پر

ختم نبوت اور عارف رومیؒ

افادات: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

محمد اقبال ــــــ ہارون آباد

بقیۃ السلف حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ دامت فیوضہم فرماتے ہیں: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کو تحذیر الناس میں مضمون خاتمیت لکھتے ہوئے مثنوی کے یہ اشعار نہیں ملے ورنہ سہولت کے ساتھ فرما دیتے کہ خاتمیت کے یہ معنی بیان کرنے میں میں تنہا نہیں ہوں بلکہ مولانا رومیؒ بھی اسی طرف گئے ہیں (حاشیہ وعظ الرفع والوضع)

اور حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

آپ کی جامعیت مجمع کمالات انبیاء علیہم السلام وہ ہے جو مولانا رومیؒ قدس اللہ سرہٗ نے خاتم النبیین سے مستنبط کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضورؐ کی خاتمیت جس طرح زمانی ہے۔ اسی طرح آپؐ کو خاتمیت رتبی بھی حاصل ہے کہ کمالات انبیاء علیہم السلام کے تمام مراتب آپؐ پر ختم ہوگئے ہیں یعنی آپ میں تمام کمالات سب سے اعلیٰ درجہ کے مجتمع ہیں۔ مولانا نے اس مضمون کو چند اشعار میں بیان فرمایا ہے۔ (جن میں سے کچھ مضمون میں آئیں گے) اور اس سے مولانا کا یہ مقصود نہیں ہے کہ نعوذ باللہ آپؐ خاتم زمانی نہیں ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ خاتم زمانی ہونے کے ساتھ خاتم رتبی بھی ہیں یعنی تمام مراتب کمالات آپؐ پر ختم ہوگئے ہیں۔ کہ اس تفسیر پر آپؐ کی خاتمیت اور زیادہ اکمل ہوگی کہ ختم زمانی (ختم رتبی) دونوں آپؐ کے لئے ثابت ہوگئے۔ یہی وہ مضمون ہے جو مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے ظاہر فرمایا تھا تو لوگوں نے اس پر بہت شور مچایا مگر مولانا رومیؒ کو کوئی کچھ نہیں کہتا کیونکہ لوگ ان کو درویش سمجھتے ہیں اور درویش بھی مجذوب اس لئے ان سے ڈرتے ہیں اور ہمارے حضرات کو لوگ علماء ہی سمجھتے ہیں صوفی اور شیخ نہیں سمجھتے حالانکہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ عالم متبحر ہونے کے ساتھ بہت بڑے شیخ کامل بھی تھے۔ (وعظ الرفع والوضع ملحقہ سیلاد النبیؐ ص۳۹، ۲۲۴، ص۲۲۶)

(اشعار حضرت مولانا رومیؒ)

ختم ہائے کانبیاء بگذاشتند

آں بدین احمدی برداشتند

یعنی وہ مہریں (نقصان استعداد کی) جو انبیاء علیہم السلام چھوڑ گئے تھے آپؐ کا دین ایسا کامل ہے کہ اس کی برکت

لئے وہ سب نقصان اٹھائے۔

قفلہائے ناکشادہ ماندہ بود

از کف انا فتحنا برکشود

یعنی استعداد کے بہت سے قفل بے کھلے رہ گئے تھے، صاحب انا فتحنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے دست مبارک سے کھل گئے۔

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود

مثل او نے بود و نے خواہند بود

یعنی آپؐ اس سبب سے خاتم ہوئے ہیں کہ فیوض و علم کے جود و عطا میں آپؐ کا مثل نہ ہوا، نہ ہوگا۔ کمالات کے تمام مراتب آپؐ پر ختم ہوگئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ خاتم زمانی نہیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپؐ خاتم مطلق ہیں زماناً بھی کمالاً بھی۔

چونکہ در صنعت برد استاد دست

باقی ص۲۹ پر

ختم نبوت زندہ باد

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی

رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر — موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ — موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷

غرباء، طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کرکے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کرلو۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

قادیانیوں کے سلام کا جواب

مخدوم گرامی قدر جناب مولانا محمد یوسف صاحب

قادیانیوں کو سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا شرعاً دیانتاً تو حرام اور ناجائز ہے کیونکہ سلام امت مسلمہ کا دینی شعار ہے اور غیر مسلم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کے حق کو اپنے لئے استعمال کرے۔ مگر عام دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو قادیانیوں سے دفاتر میں ملازمت کاروبار اور زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں روزمرہ واسطہ پڑتا ہے۔ علما حضرات کو تو ایسے مواقع بہت کم پیش آتے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو ان کا بچا لیتے ہیں مگر دوسرے مسلمان عملاً ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ نہ حالات کو تبدیل کرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ ہر وقت منہ موڑ کر وہ گزارہ کر سکتے ہیں۔ کیا اس کے لئے یہ صورت شرعاً جائز اور مناسب نہ ہوگی۔ کہ وہ قادیانیوں سے عند الملاقات، آداب عرض کہہ دیا کریں۔ اس سے اسلامی شعار کی بے حرمتی بھی نہ ہوگی۔ اور قادیانی یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یہ لوگ ہمیں غیر مسلم تصور کرتے ہیں اور اپنی سوسائٹی کا حصہ تصور نہیں کرتے۔ اس طرح کنی کترانے کی بجائے ان سے آمنے سامنے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ تبلیغ بھی ہو جائے گی اور ایک مسلمان کی برتری اور مذہبی حوصلہ مندی بھی سامنے آجائے گی کیا آپ میری اس رائے سے شرعاً اتفاق کریں گے۔

ج:۔ آداب عرض کی اصطلاح میں جو فوائد آپ نے ذکر کئے ہیں۔ وہ تو خوب ہیں۔ لیکن ایک تو اس اصطلاح کو رواج دینا مشکل ہے دوسرے یہ مسئلہ بھی پیدا ہوگا کہ کیا مسلمانوں کو غیر شرعی اصطلاحات کا اپنانا جائز ہے؟ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی۔

سلیپ یا لکڑی کے تختے

حالیہ شدید بارشوں سے نئی اور پرانی بے شمار قبریں بیٹھ گئی ہیں۔ اس کے پیش نظر کیا لکڑی کے تختے استعمال کرنے کی بجائے سمنٹ اور بجری کی پٹیاں دفن کے وقت استعمال کی جا سکتی ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ اور کتاب و سنت کی روشنی میں فرمائیں کہ از روئے شرع اس کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے؟۔

جواب:۔ سیمنٹ اور بجری کا استعمال جائز نہیں۔ قبریں تو عدم اور فنا کے لئے ہوتی ہیں ان کو پختہ کرنا فضول ہے۔

احمدی یا قادیانی

احمدی کا قادیانی سے کیا تعلق ہے کیا احمدی ہی قادیانی کا دوسرا نام ہے۔ اور اگر احمدی کا قادیانی سے کوئی تعلق نہیں تو احمدی کے متعلق مفصل بتائیں کہ وہ کیا ہے اور اس کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟۔

جواب:۔ قادیانی/مرزائی ہی اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور ان کے احمدی کہلانے میں بھی بہت بڑا دجل ہے کیونکہ احمدی نسبت ہے 'احمد' کی طرف، اور قادیانی/مرزائی، مرزا غلام احمد کو 'احمد' کہتے ہیں۔ اور اسے قرآن کریم کی آیت "ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کا مصداق کہتے ہیں۔ اس لئے وہ "احمد" کی طرف نسبت کرکے "احمدی" کہلاتے ہیں گویا قادیانیوں/مرزائیوں کا اپنے آپ کو 'احمدی' کہلانا دو باتوں پر موقوف ہے۔

الف:۔ مرزا غلام احمد، احمد ہے

ب:۔ اور وہ قرآنی آیت کا مصداق ہے۔

اور یہ دونوں باتیں جھوٹ ہیں کیونکہ مرزا کا نام احمد نہیں بلکہ "غلام احمد" تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس نالائق 'غلام' نے آقا کی گدی پر قبضہ کرکے خود 'احمد' ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور دوسری بات اس لئے جھوٹ ہے کہ "اسمہ احمد" کا مصداق ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کہ مرزا غلام قادیانی۔ اس لئے مرزائیوں کو احمدی کہنا مسلمانوں کے نزدیک جائز نہیں ہمارا انگریزی پڑھا لکھا طبقہ جو ان کو احمدی کہتا ہے وہ حقیقت حال سے بے خبر ہے۔

س:۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک خطیب صاحب نے یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ میل ڈیڑھ میل شہر سے قربانی کے جانور کو عید نماز سے پہلے باہر لے جاکر ذبح کرکے لائیں قربانی ہو جائے گی حالانکہ ہمارا شہر تحصیل ہے۔ جہاں نماز جمعہ عیدین پڑھائی جاتی ہے۔ براہ کرم وضاحت سے جواب تحریر فرمادیں؟۔

ج:۔ امام صاحب نے مسئلہ صحیح بتایا ہے۔

س:۔ ایک مسجد میں ایک بار جماعت سے نماز ہو جاتی ہے پھر دوبارہ اگر کچھ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو پھر بھی وہاں جماعت ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر ہمیں یہ بتائیں کہ کن مسجدوں میں دوبارہ جماعت ہوتی ہے۔ اور کن میں نہیں کہاں تک دوبارہ جماعت کرنے کی اجازت ہے؟۔

ج:۔ محلہ کی مسجد جس کا امام اور مؤذن مقرر ہو اس میں دوسری جماعت مکروہ ہے۔ صرف ایک ہی بار جماعت

س ۔ کیا امام مسجد قربانی کی کھالیں لینے کا حقدار ہے؟ جبکہ اس کی تنخواہ مقرر ہو۔ اور اگر تنخواہ وغیرہ کچھ بھی نہ ملتا ہو۔ دونوں صورت حال کی وضاحت کریں؟۔

ج :۔ قربانی کی کھالیں امام مسجد کو حق امامت دینا جائز نہیں

س :۔ کیا قربانی کا گوشت غیر مسلم مثلاً عیسائی، منگوال، سکھ ،، ہندو، مرزائی وغیرہ کو دیا جا سکتا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

ج ،۔ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے، مگر مرزائی کو نہ دیا جائے۔

س :۔ نماز جنازہ کے لئے جو وضو کیا جاتا ہے کیا اسی وضو کے ساتھ فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ یا دوبارہ وضو کرنا پڑے گا؟۔

ج :۔ جو وضو نماز جنازہ کے لئے کیا ہو اس سے، نمازیں پڑھنا صحیح ہے۔ البتہ جو تیمم نماز جنازہ کے لئے کیا اس سے دوسری نمازیں پڑھنا صحیح نہیں۔ ہونی چاہئے۔ بعد کے لوگ یا اپنی نمازیں الگ الگ پڑھیں۔ یا مسجد سے باہر جماعتیں کرائیں۔

(نور محمد)

س :۔ ایک آدمی جوانی سے موت تک بازار حسن میں غلط کام یعنی زنا وغیرہ کرواتا ہے۔ جس کو عرفی میں دلال کہتے ہیں کیا اس کا جنازہ پڑھنا یا قرآن شریف کا ختم کروانا جائز ہے۔ یا نہیں اگر کوئی مولوی صاحب ایسا کریں تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

ج :۔ اگر وہ مسلمان تھا۔ تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے۔ مولوی صاحب نے اگر جنازہ پڑھایا تو کوئی خلاف شرع کام نہیں کیا۔

س :۔ اگر ایک آدمی ناجائز کسی مسلمان کو قتل کرے۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیوں جائز نہیں۔ وضاحت سے تحریر فرمائیں؟۔

ج :۔ قاتل جب تک سچی توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

س :۔ اگر ایک آدمی کسی رشتہ دار کا قصاص لے لے۔ یعنی باپ یا بھائی کا تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج :۔ اگر قصاص، قاتل سے لیا گیا اور عدالت کے ذریعہ لیا گیا تو صحیح ہے۔ اور اگر قاتل کی بجائے کسی دوسرے کو قتل کر دیا تو یہ فعل حرام ہے۔

س :۔ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو قتل کر دے اور حکومت انگریزی قانون کے مطابق اسے سزا دے دے کیا وہ قصاص سے بری ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج :۔ سزا کے بعد قتل کرنا جائز نہیں۔

س :۔ اگر کوئی آدمی کھلم کھلا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ، حضرت عمر فاروق رضؓ، حضرت عثمان رضؓ، حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو گالیاں دے یہ بات اگر کوئی مسلمان برداشت نہ کر سکے اور گالیاں دینے والے کو قتل کرے عنداللہ مجرم آخرت تو نہ ہوگا؟۔

ج :۔ عنداللہ مجرم نہیں

س :۔ ہمیں ایک مسئلہ درپیش ہے کہ خاوند نے اپنی بیوی کو ماں بہن کہہ دیا ہے اور وقتاً فوقتاً سے تقریباً پانچ دن تک ہمیشہ کہتا رہا جبکہ غصہ کی حالت میں ایک یا دو بار ہو سکتا ہے

جب دوست احباب نے مجبور کیا کہ یہ بات غلط ہے تم ایسا نہ کرو۔ اور نہ کہو تو اس نے کہا کہ میں تھوک چکا ہوں اور تھوک دوبارہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس سے معلوم تو ہوتا ہے کہ ارادہ طلاق کا ہے۔ جبکہ وہ دینی معلومات سے محروم ہے اور یہ نہیں کہتا کہ طلاق کیسے ہوتی ہے لیکن دلی ارادہ یہی ہے۔ اب کم و بیش سال۔ اوگذر چکے ہیں اب ان کا رجحان صلح کی طرف ہو اب کیا یہ صلح ہو سکتی ہے کیا شرائط عائد ہوتی ہیں۔ براہ کرم قرآن و سنت کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں؟۔

ج :۔ اگر اس نے ان الفاظ میں طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ جیسا کہ اس کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ تو ایک طلاق بائن واقع ہو گئی۔ اب اگر دونوں فریق مصالحت کرنا چاہتے ہیں تو دوبارہ نکاح کرالیں۔ واللہ اعلم

س :۔ مجھے گیس کی سخت شکایت رہتی ہے اور اکثر وضو کئی دفعہ بنانا پڑتا ہے اور یہ شدت نماز کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ اور دوران نماز میرا زیادہ دھیان گیس کو ضبط کرنے میں رہتا ہے۔ پھر بھی شک رہتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا اور نماز ضائع ہو گئی ہے مگر نماز مکمل کر لیتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو رہتا ہوں کہ اگر اس میں کوتاہی ہوئی ہے تو اسے معاف کر دے؟۔

ج :۔ اگر آپ بیماری کی وجہ سے ایسے لاچار ہیں کہ پورے وقت میں فرض رکعتیں بھی اس بیماری کے بغیر نہیں پڑھ سکتے تو آپ معذور ہیں اور آپ کو ایک وقت میں ایک بار وضو کر لینا کافی ہے۔ واللہ اعلم

غلطی کی اصلاح

ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۷، شمارہ نمبر ۱ صفحہ ۱۵ پر کتابت کی غلطی سے یہ چھپ گیا کہ "حضرت ابوحنیفہؒ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح ہے"۔ یہ عبارت اس طرح پڑھی جائے کہ "حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح نہیں"۔

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا عبرتناک انجام

غلام فرید شاکر — کلور کوٹ

اعلان نبوت کے بعد کفار مکہ نے ایک میٹنگ کر کے متفقہ طور پر منصوبہ تیار کیا۔ کہ مکہ شہر کے باہر چند آدمیوں کو مقرر کیا جائے اور علیحدہ علیحدہ راستہ پر آدمی بٹھا دیئے جائیں نعوذاً ایام حج کے دوران جو آدمی بھی کسی راستے سے شہر میں داخل ہوں تو ان کو محسن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بہکایا جائے اور منحرف کیا جائے اس پُر فریب منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک ایک بات مقرر کر لیتے کوئی کہتا جادوگر ہے کوئی کہتا کذاب ہے کوئی مجنوں کوئی کاہن اور کوئی شاعر کہہ دیتا نعوذ باللہ من ذالک، یہ باتیں سن کر جب لوگ خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے تو وہاں کفار مکہ کا بڑا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی بیٹھا ہوتا تھا سب سے خیریت کا حال پوچھتا اور حال دریافت کرتا باہر سے آنے والے حضرات بھی ولید بن مغیرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھتے اور کہتے کہ ہم نے اس کی نسبت ایسا سنا ہے کہ وہ جادوگر، کاہن، مجنون اور شاعر قسم کا آدمی ہے ولید بن مغیرہ ان لوگوں کی بات سن کر خوش ہوتا اور فوراً کہہ دیتا کہ آپ لوگوں نے ٹھیک سنا ہے وہ ایسا ہی تو ہے۔

خصوصاً کفار قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل اسود بن مطلب، اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس اور ولید بن مغیرہ یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے رہتے تھے۔

ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے کہ یہ پانچوں آدمی حسب دستور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر طعن و تمسخر کے کلمات کہنے لگے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی اثناء میں حضرت جبرائیل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف عاص بن وائل کے پیر کی طرف اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اسود بن عبد یغوث کے پیٹ اور منہ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کا شر آپ سے دفع کر دے گا چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے۔ ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گذرا ایک تیر اس کے تہبند میں چبھا مگر اس نے تکبر اور مغروری کی وجہ سے نکالنا گوارا نہ کیا اور اپنے سر کو نیچا نہ کیا اس تیر کی وجہ سے پنڈلی میں زخم ہو گیا اسی زخم کے درد کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا۔

عاص بن وائل کے پاؤں میں ایک کانٹا لگا کوشش بسیار کے باوجود نظر کسی کو نہیں آتا تھا اس کانٹے کی وجہ سے پاؤں ورم کر گیا اور وہ بھی ہلاک ہو گیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں شدید درد ہوا جس کی وجہ دیواروں میں سر مارتا مارتا مر گیا اور ساتھ ہی کہتا جاتا تھا کہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کر دیا ہے۔

اسود بن عبد یغوث کے منہ کو ایسی گرم لو لگی جس کی وجہ سے اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والے بھی پہچان نہیں کر سکتے تھے کہ اس کو غیر آدمی سمجھ کر گھر سے نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا ہوا مرا کہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے قتل کیا ہے اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ ایسا جاری ہوا جو رکتا نہیں تھا اس کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر تباہ و ہلاک ہو گیا۔

اللہ جل شانہ نے اپنے سچے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ایسی عبرتناک سزا دی جو کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی اور آخرت کا ٹھکانا تو ابدی جہنم ہی ہے۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ انگریزی نبی مرزا قادیانی کے مخالف علمائے حقہ حضرات جنہوں نے ہر سر میدان مقابلہ مناظرہ مباہلہ کا چیلنج مرزا لعین کی زندگی میں کیا ان کا انجام بھی تو برا ہوتا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے ہونے کے واضح اور بین ثبوت ملتے ہیں کہ یہ شخص انگریز کا خود کاشتہ پودا مفتری کذاب دجال مرتدین کا فرتو ہو سکتا ہے لیکن نبی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اور تمام انسانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

تین چیزیں جھگڑے کا باعث بنتی ہیں
زن ، زر ، زمین

(۱) مدرسہ قاسم العلوم سرہدرہ عرصہ سترہ (۱۷) برس سے تعلیم و تعلم کی علاقہ بھر میں ایک مثالی درسگاہ ہے۔
(۲) مدرسہ سے درجہ حفظ القرآن میں اب تک پندرہ خوش نصیب بچے بچیاں قرآن پاک ختم کر چکے ہیں جبکہ ۱۵ بچے موجودہ درجہ حفظ میں زیر تعلیم ہیں۔ اور ڈھائی صد بچے بچیاں ناظرہ قرآن پڑھ رہے ہیں۔ جبکہ سینکڑوں بچے بچیاں ناظرہ قرآن پاک اب تک ختم کر چکے ہیں۔
(۳) مدرسہ کا ماحول مذہبی و تعلیمی ہے طلباء کی تربیت اخلاق و اصلاح اور عقائد پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔
(۴) خوشخبری حفظ قرآن کے خواہشمند و محنتی ذہین طلباء کیلئے داخلہ کا سنہری موقع ہے۔ مدرسہ قاسم العلوم میں بیرونی طلباء کرام کے لئے طعام و قیام، علاج معالجہ کا مفت بندوبست موجود ہے۔ داخلہ کے لئے مہتمم مدرسہ سے بذریعہ خط یا بالمشافہ ملاقات کریں۔ (مفتی) شمس الحق عفی اللہ عنہ خادم الطلباء
مدرسہ قاسم العلوم ملحقہ جامع مسجد خدام الدین سرہدرہ تحصیل وزیر آباد پنجاب (پاکستان)

قبرِ مسیحؑ کا قادیانی نظریہ !

تاج محمد جامعہ تاج العلوم ـــ فقیروالی

مرزا غلام احمد قادیانی ۵۲ برس کی عمر تک قرآن کریم کی رو سے حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ پر قائم رہے براہین احمدیہ کی جلد چہارم میں قرآنی آیات سے حضرت مسیحؑ کے دلائل بھی لکھے ہیں اور اپنے اتباع کو بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے عقیدہ پر قائم رہنے کی تلقین کرتے رہے۔

۱۰ مارچ ۱۸۹۱ء بروز پیر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میرے پر ایک خاص الہام کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے کہ :

مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے جعلناک المسیح ابن مریم۔ مرزا صاحب کا یہ خاص الہام تذکرہ طبع اول صفحہ ۱۸۹ پر درج ہے۔

اس "خاص الہام" کے شائع ہونے پر مرزا صاحب پر ہر طرف سے اعتراضات ہونے کہ :

۱ آپ کا باون برس تک قرآن کریم کی رو سے یہی عقیدہ رہا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔

۲ پھر بقول آپ کے آپ کو نیندی طور پر الہامات بھی ہوئے کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔

۳ آپ نے بحیثیت "ملہم من اللہ" اور "مامور من اللہ" ہونے کے اور بزعم خود بحیثیت مفسر قرآن کے ہونے کے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو صحیح اور اسلامی عقیدہ قرار دیا۔

مرزا صاحب ہر قسم اعتراضات کو ہضم کرتے چلے گئے ہٹ کے ایسے پکے نکلے کہ اپنے "خاص الہام" پر اڑے ہی رہے مرزا صاحب پر ہر طرف سے ایک سوال یہ بھی ہوا کہ اگر آپ کے خاص الہام کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہی ہو گئے ہیں تو بتاؤ ۔۔۔۔ ان کی قبر کہاں ہے ؟۔

اب مرزا صاحب کیا جواب دیں گویا ان کو سانپ سونگھ گیا۔ رات کی نیند حرام ہو گئی سوچنے لگے کہ کیسے ہنگی پر پڑتی۔ کس کی قبر پر ہاتھ رکھ کر بتاؤں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ اس ضمن میں مرزا صاحب نے بہت قلا بازیاں کھائیں

۱ کبھی کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر گلیل شہر میں ہے (جو بیت المقدس سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے)

۲ کبھی کہنے لگے کہ بلدہ قدس (بیت المقدس یا یروشلم) میں ہے۔

۳ کبھی کہا کہ کاشغر میں ہے۔ (کاشغر چینی ترکستان کا مشہور شہر ہے۔ اب یہ علاقہ روس کے قبضے میں ہے)

۴ کبھی کہنے لگے سری نگر کشمیر میں ہے۔

مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام جو ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئی اس کے صفحہ ۴۷۳ طبع دوم اور سلسلہ تصنیفات احمدیہ کے صفحہ ۱۹۰ پر تحریر کرتے ہیں "سچ تو یہ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔"

مسلسل تین برس ۱۸۹۳ء تک ہر کس و ناکس کے پاس یہی ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ مسیح کی قبر گلیل میں ہے۔

۱۸۹۳ء کے آخری ایام میں مرزا صاحب نے ایک کتاب "اتمام الحجہ" نامی شائع کی۔

اس کتاب کے صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں "حضرت عیسیٰؑ کی قبر بلدہ قدس (بیت المقدس یا یروشلم) میں ہے اور اب تک موجود ہے۔ اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اس کے اندر حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے اور اس گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی بھی قبر ہے اور یہ دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔"

اب مرزا صاحب پر یہ اعتراض ہوا کہ پہلے تم کہتے تھے کہ سچ یہ ہے کہ مسیح کی قبر گلیل میں ہے۔ اب کہتے ہو کہ بیت المقدس میں ہے مرزا صاحب کے پاس سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ تھا کہ "یا بے شرمی تیرا آسرا۔"

۱۸۹۵ء میں مرزا صاحب نے ایک اور کتاب "ست بچن" نامی شائع کی اس کے آخری صفحہ پر لکھتے ہیں "صحیح بخاری صفحہ ۲۳۹ میں یہ حدیث موجود ہے لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔ یعنی یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اور ان کی پرستش شروع کی اب ظاہر ہے کہ نصاریٰ بنی اسرائیل کے دوسرے نبیوں کی قبروں کی پرستش نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء کو گنہگار خیال کرتے ہیں بلاد شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہی قبر ہے۔ اگر اس قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سے کچھ تعلق نہیں تو پھر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صادق نہیں ٹھہرے گا۔"

۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو مرزا صاحب نے ایک اور کتاب "راز حقیقت" نامی شائع کی۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ۳۰ برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پا کر ہندوستان کی طرف ہجرت کی۔ اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان کشمیر اور تبت میں آئے ہوئے تھے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا کر کشمیر میں انتقال فرمایا اور سری نگر خانیار میں دفن کئے گئے۔"

۱۹۰۰ء میں مرزا صاحب نے ایک اور کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع کی۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۰۱ حاشیہ پر لکھتے ہیں "خدا کا کلام قرآن مجید گواہی دیتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی۔ اور مصفیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔"

قارئین کرام : آپ ابھی پڑھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب

نے اپنی کتاب "اتمام الحجہ" کے صد۲ پر لکھا ہے کہ حضرت مریم کی قبر بیت المقدس (شام) کے ایک گرجا گھر میں ہے۔ اور اب "حقیقۃ الوحی" میں لکھتے ہیں کہ حضرت مریم کی قبر زمین شام کسی کو معلوم نہیں۔ (مرزا صاحب کی عقل کا جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔)

مولانا محمد عالم صاحب آسی امرتسری اپنی مشہور کتاب "الکاویہ علی الغاویہ" جلد اوّل صد۲۶ پر لکھتے ہیں کہ غلام احمد کا دست راست "عسل مصفّٰی" کا مصنف مرزا خدا بخش لکھتا ہے کہ "قبر مسیح کاشغر میں ہے"۔

قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی مصنف "کلمہ فضل رحمانی" اور حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے نے اپنے دوستوں کو خطوط لکھے کہ سری نگر محلہ خانیار (کشمیر) کی قبر کے متعلق تحقیق کرکے اطلاع دیں۔ قاضی فضل احمد صاحب کو ان کے ایک دوست نے اطلاع دی کہ میں نے تحقیق کی ہے کہ مقبرہ روضہ بل جامع مسجد سے واپس آتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے۔ یہ مقبرہ سید نصیر الدین صاحب کا ہے۔ ذکر یوز آسف کا مقبرہ، مقبرہ جامع مسجد سے آتے ہوئے دائیں جانب ہے۔ انزمرہ اور روضہ بل میں کوچہ خانیار اور نالہ مار بھی واقع ہیں۔ (کاویہ علی الغاویہ صد۲۹۳)

حضرت مولانا سید مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ اپنی کتاب "سیف چشتیائی" کے صد۱۹۵ پر لکھتے ہیں۔

"مخلصی عزیز جو کشمیری جو ایک بڑا نامی متدین آدمی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ کشمیر میں مرزا غلام احمد کے کئی آدمی ایک متبرک مزار کے مجاوروں کو روپیہ کا طمع دے کر دستخط کروانا چاہتے تھے کہ ہم آباء و اجداد سے سنتے آئے ہیں کہ یہ مزار حضرت عیسیٰؑ کا ہے مگر مجاوروں نے جھوٹ بولنا گوارا نہ کیا بلکہ مرزا صاحب کے آدمیوں کو بے عزت کرکے نکالا۔"

(نوٹ: یہ سیف چشتیائی مرزا صاحب کی زندگی میں لکھی گئی اور ان کو رجسٹری کرکے بھیجی گئی۔ مرزا صاحب نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔)

خیر الفتاویٰ

مکتبۃ الخیر
جامعہ خیر المدارس ملتان

ہوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختم نبوۃ
سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب
موسم گرما، نماز عصر تا نماز عشاء ۲ تا ۷ بجے موسم سرما نماز عصر تا نماز عشاء ۱۰ تا ۱ بجے جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۸ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، او/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

عورت کی تذلیل

محمد اقبال ۔۔۔۔۔ حیدر آباد

ہم پر مغربی تہذیب کا ایسا جادو چلا ہے کہ ہم استاد سے شاگرد بن گئے ہیں کل ہم ستاروں کو نشانِ راہ بناتے تھے اور آج ہم خود ہی یورپ کی بتائی ہوئی راہ پر چل رہے ہیں۔ ہماری باگ ڈور دوسروں کے ہاتھ میں ہے یہ کتنی دل خراش حقیقت ہے کہ پردہ کے پیچھے سے ڈوری ہلائی جا رہی ہے۔ اور ہم مداری کے بندر کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔

مشرق و مغرب میں جہاں کہیں بھی مسلمان رہتے ہیں، انہیں اس موجودہ بے جان کھوکھلی تہذیب کو جو ہمارے گرد و پیش چھائی ہوئی ہے۔ اس معاندانہ اور خود دارانہ نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ ہم کوئی طفیلی اور مجہول النسب لوگ نہیں ہیں۔ ہم اچانک زمین سے نہیں نکل آئے ہیں کہ ہمارا کوئی حسب نسب اور جڑ بنیاد نہ ہو ہم ایسے نہیں کہ ہمارا کوئی ورثہ و سرمایہ نہ ہو۔ ہماری کوئی ثقافت کوئی تہذیب و تاریخ نہ ہو۔ نہ ہمارے اسلاف ہوں نہ شرف و منزلت، نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ ہم فضل و کمال سے مالا مال، بلکہ نہال ہیں۔ ہم ساری دنیا کے اخلاقی قوموں کے رہبر و رہنما ہیں۔

آج دنیا میں جس قدر برائیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ سب یورپین تہذیب کی دین ہے وہ بلند اخلاقیات سے ناآشنا ہیں۔ کردار کی عظمت ان کے یہاں کوئی چیز نہیں۔

انگلستان کے اخلاق دیوالیئے اپنی تہذیب و ثقافت کی جو لعنتیں پاکستان میں چھوڑ گئے ہیں ان میں سے ایک تجارت کو فروغ دینے کے لئے ایڈورٹائزمنٹ اور نشر و اشاعت کا تصویری طریقہ ہے۔ مغربی تہذیب کے اندھے مقلد ہوا و ہوس میں غلام اور احترامِ آدمیت سے بے خبر نام نہاد مسلمان مردوں نے ایک عرصے سے عورت کی عزت نفس، اس کے احترام اور شرم و حیا کی تجارتی اور کاروباری اشتہارات میں جو مٹی پلید کی ہے، اس کے سامنے یورپ کی بے حیائی بھی ماند پڑ گئی ہے۔ کوئی تجارتی اشتہار سگریٹ کا یا چائے کا، کپڑے کا ہو یا فرنیچر کا ہو، بجلی کے پنکھوں کا یا سائیکل کی سواری کا، پینے کے پانی کا ہو یا ایک پیسٹری کا، مکان کا ہو یا موٹر کار کا، سیر و سیاحت کا ہو یا عام ٹرانسپورٹ کا، عورت کے متعلق ہو یا مرد کی کسی استعمال کی چیز کا ہو۔ عورت کی برہنہ یا نیم برہنہ تصویر سے مزین ہوتا ہے۔ آج پاکستان کے تاجر صاحبان اور کاروباری ادارے لاکھوں روپے تصویر کشی پر صرف کر رہے ہیں۔ ہر چیز کے اشتہار کے ساتھ عورت کا نیم برہنہ اور دلفریب فوٹو ضرور ہوتا ہے۔ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ عورت کے قابل ستر حصوں کو تصویروں میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان کی دلکشی اور دل آویزی کو چار چاند لگ جائیں۔ اور ہر پاکیزہ اور شرمگین نگاہ بھی ان کی طرف کھنچی چلی جائے۔ دکانوں کے دروازوں پر شاہراہوں کے نمایاں مقامات اور چوراہوں پر نصب شدہ جہازی سائز کے سائن بورڈوں، دیواروں پر چپکے ہوئے پوسٹروں اور اخبارات کے صفحوں پر صنفِ نازک کے خوبصورت برہنہ چہروں اور دیگر قابل ستر اعضا کی نمائش کے دلکش مناظر ہر دیکھنے والے کے جنسی جذبات میں ہیجان اس کے خیالات میں آوارگی اور اس کے پاکیزہ عزائم میں تزلزل پیدا کرنے کا باعث ہو رہے ہیں۔ علاوہ اس کے عورت کو فروغ تجارت کا ذریعہ بنانا انتہائی درجہ کمینگی اور اخلاقی پستی ہے کیا یہ عورت کی توہین و تذلیل نہیں ہے۔ اور بے حیائی اور فواحش کے فروغ کا موجب نہیں ہے۔

عورتوں کی تنظیمیں اور سوسائٹیاں اتنی تذلیل پر بھی خاموش کیوں ہیں۔ شریعت آرڈیننس پر سڑکوں پر نکل آتی ہے ایسے تجارتی اداروں کی مذمت کیوں نہیں کرتی انہیں کو پرزور احتجاج کرنا چاہیئے۔ بلکہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے۔ کہ ہم یہ توہین برداشت نہیں کر سکتیں۔ شریعت کے لفظ تو پر تو بے تاب ہونے لگتی ہیں مقام حیرت ہے۔ اپنی بے عزتی پر معترض نہیں اس کے خلاف کوئی جلوس نہیں نکالتیں کون نہیں جانتا کہ یہ مسلم سوسائٹی ہی تھی جس میں بہت سی مسلمان عورتیں عالم فاضلہ بھی ہوئیں اور ولیہ بھی گزری ہیں۔ اور حاکمہ بھی مجاہدہ بھی۔

جب خدا پوچھے گا کہ مرے بندے تو نے لوگوں کے سامنے جانے کے لئے تو کئی سال اپنے بدن کی زیب و زیبائش میں صرف کر دیئے مگر میرے سامنے پیش ہونے کے لئے بھی کچھ عمل کیا کچھ وقت نکالا؟

جو تاجر اور کارخانہ دار اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ معاشرہ میں بد چلنی اور جنسی آوارگی کا بیج بو رہے ہیں۔ زنا کاری کو فروغ دے رہے ہیں ماڈل گرل کو کال گرل بنا دیا گیا ہے۔

سب نے مرنا ہے۔ خدا کے سامنے جوابدہ ہونا ہے کوئی بہانہ نہیں چل سکے گا اس عارضی زندگی میں بے حیائی سے بچیں اور نیکی کی طرف راغب ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جتنا بھی تو زندہ رہے گا، آخر میں تو نے موت کا شکار ہو جانا ہے، اور جس چیز کے ساتھ تیری محبت ہے آخر اس کو تو نے چھوڑنا ہے اور عمل بھی تو کرے گا اسی کے مطابق تجھے سزا و جزا ملے گی۔

جب مرزائی غیر مسلم قرار دیئے گئے

اچھے خواب

میاں محمد شفیع۔ راولپنڈی

پچھلے دنوں ایک روزنامہ میں جناب میاں نسیم احمد صاحب کا ایک ایمان افروز مضمون بعنوان جنگ نعمانؒ کے بارے میں امور تکوینی کا شائع ہوا تھا اس میں ایک خواب کا ذکر تھا جس سے ہوتا تھا کہ فتح بالآخر مجاہدین کے قدم چومے گی۔ یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ اور احادیث نبویؐ سے بھی ثابت ہے کہ رویا صالح کو دین میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا، مگر مبشرات (یعنی نبوت میرے بعد ختم ہو جائے گی، اور آئندہ ہونے والے واقعات معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ مبشرات کے سوا باقی نہ رہے گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا، اچھے خواب (یعنی خوشخبری دینے والے خواب) رویا صالح کے حوالے سے میں ایک خواب کہ جو مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے تعلق ہے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، ممکن ہے کہ یہ چند سطور پڑھ کر کسی کی قسمت جاگ اٹھے۔

میری ایک رشتہ دار عمر رسیدہ نیک سیرت خاتون ہیں، نماز و روزہ کی پابند ہیں، اور حج کی سعادت حاصل کر چکی ہیں، وہ اس لحاظ سے بڑی خوش قسمت ہیں کہ انہیں خواب میں سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہوا جس رات انہوں نے یہ مبارک خواب دیکھا اس سے اگلی صبح مجھے کہنے لگیں۔

”گزشتہ شب میں خواب میں اپنے آپ کو مسجد نبوی میں پاتی ہوں، وہاں تھوڑی دیر قیام کے بعد دیکھتی ہوں کہ بعض نمازی آپس میں الجھ رہے ہیں، وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ مسجد کے صحن میں جو قالین بچھے ہوئے ہیں ان کے پاس کوئی شخص ایک میلی کچیلی دری بچھا گیا ہے۔ بعض حضرات چاہتے ہیں کہ اس دری کو ہٹا دیا جائے، جبکہ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک طرف پڑی ہے، ابھی تکرار جاری تھی کہ نبی اکرمؐ تشریف لاتے ہیں، حضورؐ کے چہرہ اقدس سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں، پاس ادب سے میری نظریں حضورؐ کے مبارک قدموں پر جمی رہیں، حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کس بات پر جھگڑ رہے ہیں، ایک صاحب نے واقع بیان کیا اور وہ غلیظ دری بھی دکھائی جو پچھلی جانب پڑی تھی، حضورؐ نے فرمایا کہ دری کو اٹھا کر مسجد سے باہر پھینک دیا جائے، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔“

محترمہ موصوف جب خواب بیان کر چکیں تو مجھ سے اس کی تعبیر پوچھی، میں علم تعبیر کی ابجد سے بھی واقف نہ تھا لیکن ان دنوں کے واقعات کے تناظر میں جب میں نے اس خواب پر غور کیا تو اس کی تعبیر بہت سہل نظر آئی ان دنوں مسٹر بھٹو کا دور اقتدار تھا، ختم نبوت کی تحریک کو عوام کی زبردست حمایت حاصل ہو چکی تھی، قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ مرزائی اپنے عقائد کے اعتبار سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا نہیں۔ ان واقعات کی روشنی میں خواب میں جو اشارہ موجود تھا، وہ نہایت واضح تھا۔

میں نے خواب کی یہ تعبیر بتائی، کہ مرزائی حضرات انشاء اللہ عنقریب غیر مسلم قرار دیئے جائیں گے، میں نے ان ایام میں یہ خواب اپنے کئی عزیزوں اور دوستوں کو سنایا اور اس کی تعبیر بھی بتائی، لیکن اس خواب کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا فریضہ اب سرانجام دے رہا ہوں، ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ حکومت نے ایک تاریخ ساز فیصلہ صادر کیا جس کی رو سے مرزائی غیر مسلم قرار دیئے گئے، اس فیصلہ نے خواب کی سچائی اور تعبیر کی درستگی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

نظر اور دھوپ کے
چشمے
شفقت آپٹیکس
ہول سیل اور ریٹیل
الامنہ پلازہ
بالمقابل کیپری سینما
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون ۷۲۳۹۵

سرکار دو عالم ﷺ کے غذائی آداب

تحریر: حکیم آفتاب احمد

سرکار دو عالم رسول اللہ علیہ وسلم نے جس قناعت، پرہیزگاری، ایثار سے زندگی بسر کی، ملت اسلامیہ کے لئے قابل مثال ہے. شاہِ دو جہاں کو دنیا کی ہر چیز میسر تھی. مگر انہوں نے سادگی کو ترجیح دی. آپ نے چھنا ہوا آٹا کبھی نہیں کھایا. سالن کے نیچے کا حصہ پسند فرماتے. اور اس کو بعد میں پیتے. سالن کے اوپر کے حصہ میں زیادہ تر چکنائی یا گھی ہوتا ہے لوگ زیادہ تر اسی طرح کو پسند کرتے ہیں. مگر سرکار مدینہ سالن کے نچلے حصہ کو پسند فرماتے تھے آپ سالن نہ تو سونگھتے تھے. اور نہ ہی اس کو برا جانتے. اگر کوئی کھانا پسند خاطر نہ ہوتا تو اس پر تنقید نہ فرماتے. بلکہ خاموشی سے اس کو چھوڑ دیتے کبھی مجلس یا دعوت میں شریک ہوتے تو سب سے آخر میں کھانے سے اٹھتے اگرچہ آپ خود کھانا جلد تناول فرما لیتے تھے مگر بعض غرباء دیر تک.. کھانا کھاتے تھے. ان لوگوں کا پاس کرتے ہوئے

دیر تک مجلس میں تشریف فرما رہتے کوئی نیا کھانا آپ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ اس کا نام دریافت فرماتے اور پھر تناول فرماتے جب کوئی ناواقف شخص آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتا. تو اسے کھانا سے قبل ایک لقمہ کھلا دیتے یہودیوں کی جانب سے دھوکہ سے زہر دینے کے بعد یہ طریق اختیار کیا گیا تھا. کوئی مہمان آ جاتا. تو اسے اصرار سے کھلاتے جب مہمان بے حد انکار کرتا. تو آپ پھر اصرار نہ کرتے. سرکار دو عالم ﷺ کی دعوت ہوتی تو کوئی شخص بغیر مدعو کئے ہوئے آپ کے ہمراہ ہو جاتا. تو داعی کے گھر پہنچ کر اس کے لئے اجازت لے لیتے.

آپ ہمیشہ دعوت یا مجلس میں دائیں ہاتھ بیٹھنے والے کو کھانے یا پینے کی کوئی چیز عنایت فرماتے. اگر بائیں ہاتھ والے کو کوئی چیز عنایت فرمانا چاہتے. تو پہلے دائیں ہاتھ والے سے اجازت مانگتے. سید الانبیاء نے ہمیشہ بیٹھ کر کھانا کھایا مگر بعض اوقات چل کر کھڑے ہو کر بھی کھایا آپ تاکید فرماتے کہ کھانے اور پینے کے برتن ڈھک کر رکھے جائیں. آپ ہمیشہ اپنا کھانا سامنے سے شروع کرتے اور پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے. سرکار دو عالم ﷺ پانی پیتے وقت تین بار وقفہ ضرور فرماتے اور ہر دفعہ برتن منہ کے سامنے سے ہٹا لیتے تھے ہر بار برتن سے منہ لگاتے وقت بسم اللہ پڑھتے اور ہٹاتے وقت الحمد للہ پڑھتے. آخری مرتبہ الحمد للہ کے ساتھ والشکر للہ بھی بڑھا دیتے. آپ نے مٹی، تانبہ، کانچ اور لکڑی کے برتنوں میں پانی نوش فرمایا. رحمۃ اللعالمین رسول اکرم ﷺ جب اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو خود سب سے آخر میں پیتے. اور فرماتے کہ ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے

سورتوں کی برکتیں

ریاض احمد رضا، ڈیرہ اسماعیل خان

۱. سورۂ ملک پڑھنے والا ہر شب کو پڑھنے والا عذاب قبر اور حشر سے محفوظ رہے گا.

۲. سورۂ یٰسین پڑھنے والا ہر صبح کو پڑھنے والا یقیناً جنتی ہوگا ہر مشکل حل ہوگی.

۳. ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا یقیناً.

۴. ہر روز سورۂ ور پڑھنے سے جنت واجب کی جاتی ہے.

۵. ہر شام سورۂ واقعہ کا پڑھنا فکر و فاقہ سے دوری کا سبب ہوتا ہے.

۶. سورۂ العصر مدام پڑھنے والے کا سلامتی ایمان سے خاتمہ ہوگا.

۷. سورۂ اخلاص پڑھنے والے کو حضور ؐ نے جنت کی خوشخبری فرمائی.

۸. سورۂ فاتحہ کو کلید جنت اور ہر مرض کی دوا شفاء لِکُلِّ داءٍ فرمایا ہے.

۹. آیت کریمہ کو ہر مشکل کا حل اور کشائش حاجات فرمایا ہے سو بار رات کو پڑھیں.

۱۰. آیت حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط. ہر روز سات بار پڑھیں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کے مہمات کو کافی کرے گا.

۱۱. سورۂ قدر صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے زوالِ فراخی رزق اور لوگوں میں عزت ہوتی ہے.

۱۲. سورۂ التکاثر پانچ آیتیں ہیں چھوٹی چھوٹی ہیں مگر ہزار آیت کے برابر ثواب اور فراخیٔ رزق ہے.

۱۳. آخر کے دونوں قل پڑھ کر دم کرنے سے ہر آسیب اور سحر و بلیات سے نجات ہے.

پ ۲۹، ۱!

بزمِ ختم نبوت

میرا پیغام پہنچا دیں

جی ایم صمصام ...... مانسہرہ

ہفت روزہ ختم نبوت پڑھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ قدس عالم اسلام میں مسلمان عالم کو اتحاد و تنظیم سے نوازے۔ آپ اس نامہ کی وساطت سے پوری دنیا کو میری طرف سے پیغام پہنچا دیں کہ

- ملک و قوم میں کالی بھیڑوں کا خاتمہ کریں اور کلی طور پر اخوت پر کامل یقین رکھیں۔
- شر پسندوں کے خاتمہ کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں۔
- مسلمانان عالم ایک ہو جائیں اور نیک ہو جائیں۔
- نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور والہانہ جذبہ عقیدت رکھیں۔
- قبلہ اول و قبلہ دوم کے لئے ہر ممکن قربانیاں سے گریز نہ کریں
- ملک میں قادیانیوں کی بنائی ہوئی ہر اشیا کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں۔
- قادیانیوں نے جن مسلمان بھائیوں کو خرید کر اپنے مشن کے لئے استعمال کیا ہے یا کر رہے ہیں ان کی اصلاح کے لئے دعا کریں۔
- پوری سوسائٹی، خاندان کے لئے مخصوص دعا فرمائیں کہ ہمیں قدرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں موت دے اور دولت ایمان نصیب کرے۔

یہ ناانصافی نہیں تو کیا ہے

ملک محمد اعظم جو نیر چوک گرٹ (خوشاب)

میں ایک بات آپ کو اور خصوصاً اپنے مسلمان بھائیوں سے جو شیزان کے خلاف مہم چلا رہے ہیں۔ کہنا چاہتا ہوں آپ حکومت سے اور وزیر اطلاعات و نشریات سے مطالبہ کریں کہ کتنا ظلم ہے کہ ہمارے ریڈیو اسٹیشن لاہور پر ہفتہ وار پروگرام سوموار کو دن کے ڈھائی بجے شیزان کی تشہیری نشر کرتے ہیں یہ کتنے افسوس کی بات ہے یہ ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے۔

ہم حکومت کو خبردار کرتے ہیں!

عبدالقادر عاجز، محمد یار وڈ، خوشاب شاہ

قیام پاکستان کے بعد توقع ہوگئی تھی کہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مذاہب باطلہ کی طرف سے جو ناروا حملے کئے جا رہے ہیں، وہ ختم ہو جائیں گے لیکن قیام پاکستان کے بہت جلد بعد عنانِ اقتدار ایسے خود غرض لوگوں کے ہاتھ منتقل ہوئی جن کو اسلام سے کوئی واسطہ نہ تھا اور اس نے اپنی کرسی کے لئے اسلام کا نام تو استعمال کیا لیکن ملک و ملت میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے کوئی جدوجہد کی۔ اس طرح پاکستان کے بنیادی نظریات کو عملی جامہ پہنایا جا

قادیانی استاد کو نکالا جائے

چوہدری بشیر الدین ـــــ جاگروال گجرات

میں تقریباً چھ ماہ سے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں اس سے میرے علم میں اتنا اضافہ ہوا ہے خدا میرے اس شوق کو دوگنا کرے آمین۔ میرے دوست بھی آپ کے اس رسالہ سے دلچسپی رکھتے ہیں اور بڑی باقاعدگی سے اس رسالہ کا مطالعہ کرتے ہیں ایک قادیانی ٹیچر گورنمنٹ مڈل ہائی اسکول جاگروال کلاں میں تحصیل و ضلع گجرات میں تقریباً آٹھ سال سے پڑھا رہا ہے وہ طلباء کو بائیولوجی کا مضمون پڑھا رہا ہے نماز کے وقت طلباء اور دوسرے اساتذہ اکٹھے نماز ادا کرتے ہیں لیکن وہ قادیانی بدبخت علیحدہ نماز ادا کرتا ہے جس کی وجہ سے بعض طلباء کی ذہنیت پر بڑا اثر پڑتا ہے وہ وقت ملنے پر طلباء کو اپنے عقائد کے متعلق لیکچر دیتا رہتا ہے بعض طلباء اس بدبخت کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ بعض اوقات نرسے آتے ہیں۔ صبح کے وقت وہ اس ٹیچر کے استقبال کے لئے گیٹ کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بڑے مؤدبانہ طریقے سے اس ٹیچر کا استقبال کرتے ہیں۔ جب کوئی طالب علم راستے میں اس ٹیچر کو سلام کرے تو وہ منہ سے سلام کا جواب نہیں دیتا بلکہ سر کے اشارہ سے ٹال دیتا ہے کیونکہ ایک دو فرد سے ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آچکا ہے مجھے اس کے عقائد وغیرہ کے بارے میں کوئی معلومات نہ تھی۔ میں خود بھی اس ٹیچر کا سابقہ شاگرد رہ چکا ہوں۔ یہ میرا استاد لیکن برے عقائد کی وجہ سے میں اس کو استاد تسلیم نہیں کرتا کیونکہ جو شخص ہمارے نبی کی شان کا گستاخ ہے میں اس پر ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں آپ سے مطلع کیا جاتا ہے کہ مہربانی کر کے حکومت سے اپیل کریں کہ ایسے بدبخت شخص کو اس سکول سے بلکہ اس علاقے سے نکالا جائے کیونکہ قادیانیوں کا پاکستان میں رہنا ممکن نہیں پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے لئے بنا ہے نہ کہ قادیانیوں کے لئے بنا ہے مجھے قادیانیوں سے سخت نفرت ہے۔

سکا. اگر ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو جاتا تو پھر عیسائیوں بھائیوں، یہودیوں، اور مرزائیوں کو تبلیغی پلیٹ فارم کے نام سے جارحانہ ہتھکنڈے استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ اسلام نے اگر ایک طرف دوسرے فرقوں کو مذہب کی آزادی دی ہے. تو دوسری طرف یہ پابندی عائد کر دی ہے کہ کسی کو مرتد نہیں کیا جا سکتا اگر اتفاق سے کوئی شخص اسلامی حکومت میں مرتد ہو جائے تو اس کی سزا بھی رکھی ہے حدیث رسول میں ہے کہ ایسے شخص کو قتل کر دو.

۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کے خلاف قانون بنایا گیا ہے مگر عملدرآمد میں حکومت مخلص نہیں مرزائی بار بار اشتعال پھیلاتے ہیں، ابھی پچھلے دنوں انہوں نے ایک مسلمان کو قاضی احمد میں شہید کر دیا.

مسلمان اپنے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانا چاہتے ہیں ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مرزائیوں کو لگام ڈالیں. بار بار مسلمانوں کو مشتعل نہ کرے بصورت دیگر مسلمان قادیانیوں سے نمٹنا جانتے ہیں.

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے عالمی سطح پر محاسبہ قادیانیت کا کام تیز کر دیا ہے وہ دن دور نہیں جب پوری دنیا میں قادیانیت کو نیست و نابود کر دیا جائے گا.

مجھے بہت ہی خوشی ہوئی!

محمد شریف حلوائی چونگی نمبر ۱۴ ملتان

میں نے چند روز پہلے آپ کا شمارہ ختم نبوت پڑھا میں نے محسوس کیا کہ اس شمارے میں اسلام کی بھلائی لوگوں کو اسوۂ حسنہ پر چلنے، صحیح مسلمان بننے، اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل کرنے اور زندگی کو قرآن اور سنت کے مطابق گزارنے کے لئے جو راہیں بتائی ہیں اس سے پہلے اور اب بہت سے میرے مسلمان بھائی فائدہ اٹھا رہے ہیں. اصل میں اس وقت لوگوں کو ایسے شماروں اور دین کی بھلائی کے لئے اچھے لوگوں کی ضرورت ہے اس وقت لوگ اپنے دین سے غافل ہوئے ہیں اور دوسروں کی تقلید کر رہے ہیں. اس جدید دور میں انسانوں کی بھلائی کے لئے ضروری ہے ایسے اور بہت سے شمارے نکالے جائیں.

جس وقت میں نے یہ شمارہ پڑھا. تو مجھ کو یہ شمارہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اب بھی اسلام کے شیدائی اپنے گمراہ بھائیوں کو اسلام کے سنہری راستوں پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں. یہ میرے لئے سب سے بڑی خوشی کی بات ہے. مجھے اس قسم کے دینی شمارے پڑھنے کا بے حد شوق ہے کیونکہ اس سے ہمیں اپنے دین کے مطابق زندگی گزارنے کے اصولوں کا پتہ چلتا ہے. اللہ تعالیٰ روزِ حشر آپ کو اس نیک کام کا اجر ضرور دے گا کیونکہ آپ اسلام کی بھلائی اور اسلام کی اشاعت کیلئے کام کر رہے ہیں.

دو رسالے

محمد وسیم انور - غلام رسول صادق آباد

میں آپ کا رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں لیکن اس ہفتے بروقت نہ ملا تو میں اس کو خود اخباروں کی دکان سے لے کر آیا. اگلے دن یہ رسالہ بھی آگیا. اس طرح میرے پاس دو ہو گئے. ایک میں نے اپنے قاری صاحب کو دے دیا وہ بہت خوش ہوئے. ہم عنقریب اپنے محلے میں ختم نبوت یوتھ فورس بنا رہے ہیں.

آنکھ کا تارا

حافظ محمد شریف تونسوی کروڑ لعل عیسن

کافی عرصہ سے میں ختم نبوت کا قاری ہوں کافی عرصہ پہلے کراچی مہاجر کیمپ میں جناب انصاری صاحب سے مجھے ختم نبوت کا رسالہ ملا تھا. اس وقت سے آج تک مستقل قاری ہوں ختم نبوت کی کس زبان سے تعریف کروں. یہ میری آنکھ کا تارا ہے. اور دن بدن ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اس کے مضامین ایمان افروز ہوتے ہیں جن سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب کرے

شمشیر بے نیام

محمد اشرف شیڈ والا، کروڑ لعل عیسن

احقر کافی عرصہ سے رسالہ "ختم نبوت" کا قاری ہے اس رسالہ کا اس وقت سے قاری ہے. جب سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سے مرید ہونے کا شرف حاصل ہوا. یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے شمشیر بے نیام ہے. دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے. (آمین)

شیزان قابل نفرت ہے

عبدالمالک بردھے آپ گم

علی بیگ نے مجھے رسالہ دیا، قادیانیوں کے بارے میں پڑھ کر آنکھ کھل گئی. اب کبھی ہم شیزان کا بوتل خود بھی نہ پئیں گے. اور انشاء اللہ دوسروں کو بھی پینے سے منع کریں گے.

رسالہ اچھا جا رہا ہے!!

نعمت اللہ تونسوی ..... بجابرہ مجھوال

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد سے لے کر آج تک جو خدمت دین علمائے دیوبند نے سرانجام دی ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے. انگریزوں کے خلاف آزادی کی جنگ ہو یا تنسیخ قادیانیت ہو، عظمت صحابہ کا مسئلہ ہو یا شرک و بدعت کے خلاف علم جہاد بلند کرنا، نظام مصطفیٰ ﷺ کی تحریک ہو، غرض کہ ملک و ملت و دین اسلام کے خلاف جو بھی اٹھا علمائے دیوبند نے سیاسی، معاشی، قولی، فعلی، بدنی ہر طریقہ سے ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے. اس وقت مرزائیت کے خلاف جو کچھ کام ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس ختم نبوت سرانجام دے رہے ہیں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں. اور تمام احباب کو نیک تمناؤں کے ساتھ ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں. رسالہ ختم نبوت بہت ہی اچھی طرح چل رہا ہے مضامین بہت ہی اچھے ہیں. سرورق محرم تا ۱۱ محرم بہت ہی شاندار تھا میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے.

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

شیطان اور ثواب

پھلان خان سراج سرحن کرنے ضلع تربت

ایک شخص کی غفلت کی بنا پر صلوٰۃ تہجد قضا ہو گئی وہ اس غم میں سارا دن روتے رہے. رات ہوئی تو شیطان وقت سے پہلے جگانے وارد ہو گیا. اس اللہ کے بندہ نے شیطان سے پوچھا. تو اس نے جواب دیا کہ صلوٰۃ تہجد کے قضا ہونے پر جو سارا دن روتے رہے اس پر صلوٰۃ کا سارا دن ثواب ملتا رہا. اس طرح تو نے معمول سے زیادہ ثواب کمایا جو میرے لئے برداشت سے باہر ہے. آج اس لئے جگایا ہے کہ تمہیں صرف صلوٰۃ تہجد ہی کا ثواب ملے.

قیامت کا منظر

ازعبدالوحید زنگو خوشاب

جس دن حشر بپا ہوگا تو زمین تانبے کی مانند ہوگی سورج نیزے کے برابر ہوگا پہاڑ روئی کی گالوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے ستارے ٹوٹ جائیں گے سمندروں کا پانی کھولنے لگے گا.

خدائے قہار کے غصے کا کیا عالم ہوگا جب کسی کو

والیٔ مصر

عابدہ ریاض کلاس ہشتم ڈیرہ غازی خان

ایک دن ہارون الرشید تلاوت کر رہے تھے. جب اس آیت پر پہنچے. جس میں اللہ تعالیٰ فرعون کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ فخر کرتا تھا. ملک مصر اور نیل کی نہر ولا پر جو درختوں کے نیچے ہیں. تو ہارون الرشید پڑھتے پڑھتے رک گئے. اور کچھ دیر سوچنے کے بعد حاجب کو حکم دیا کہ تمام بغداد میں گشت کرو. اور اپنے آدمیوں کو بھی بھیجو کہ ایسا شخص تلاش کرو جو تمہیں تمام بغداد میں سب سے حقیر، نالائق، غلیظ اور کمینہ معلوم ہو.

حاجب اور دوسرے ملازم تلاش کرتے کرتے اجاڑ محل کھنڈروں کے پاس پہنچے. تو کیا دیکھتے ہیں کہ زمین پر ایک شخص مردے کی طرح لیٹا ہے. اور کتے بیٹھے ہیں. حاجب نے سوچا. اس سے ذلیل شخص کون ہوگا. کہ کتوں کے ساتھ رہنے سہنے پر راضی ہو. اسے جگا کر ہارون الرشید کے پاس لے گئے.

ہارون الرشید نے پوچھا. کیا نام ہے؟

جواب دیا: طولون.

پوچھا: کیا کام کرتا ہے.

بولا "کتے پالتا ہوں.

خلیفہ نے پوچھا "کس مقام کا امیر بنا کر بھیجا جائے بشرطیکہ اپنا منصب فرض اچھی طرح بجالائے"

طولون نے جواب دیا اگر امیر المومنین مجھے اس لائق فرمائیں تو حاضر ہوں".

ہارون الرشید نے حکم دیا کہ مصر کی ولایت کا فرمان اس کے نام لکھ دیا جائے. اور اس کی تیاری کا سامان فراہم کیا جائے.

چنانچہ طولون کے لئے قیمتی لباس نوکر چاکر، گھوڑے اور امیرانہ ساز و سامان اکٹھا کیا گیا.

لوگوں کو یہ حال معلوم ہوا. تو بہت حیران ہوئے

ایک صاحب نے امیر المومنین سے پوچھا کہ ہیں ذلیل ترین آدمی کو اتنے بڑے عہدے پہ مامور کرنے کا سبب کیا ہے؟

خلیفہ نے جواب دیا "فرعون ملعون کو ملک مصر پر بڑا ناز تھا. میں نے اس کے غرور کو نیچا دکھانے کے لئے بغداد کے سب سے حقیر اور ذلیل آدمی کو اس ولایت کا والی بنا کر بھیجا ہے. تاکہ دنیا والوں کو معلوم ہو جائے. کہ خدائے عزوجل کے نزدیک دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہے.

خدا کی قدرت دیکھئے کہ جب طولون نے مصر کی امارت کی باگ ڈور سنبھالی تو اس نے بڑے بڑے کام سرانجام دیئے. اور مدت تک مصر کا والی رہا.

بے کار ہے!

نازنین غلام محمد .... مانسہرہ ہزارہ

- بے کار ہے وہ دل جس میں تڑپ نہیں.
- بے کار ہے وہ آنکھ جس میں آنسو نہیں.
- بے کار ہے وہ ذہن جس میں روشنی نہیں.
- بے کار ہے وہ پھول جس میں خوشبو نہیں.
- بے کار ہے وہ عمل جس میں نیت نہیں.
- بے کار ہے وہ عبادت جس میں خلوص نہیں.
- بے کار ہے وہ دن جس میں عبادت نہیں.
- بے کار ہے وہ گھر جس میں سکون نہیں.
- بے کار ہے وہ انسان جس میں ہمدردی نہیں.
- بے کار ہے وہ باپ جس میں شفقت نہیں.
- بے کار ہے وہ اولاد جس میں ادب نہیں.
- بے کار ہے وہ مسلمان جس کو ختم نبوت سے جذباتی محبت نہیں.

دم مارنے کی جرأت نہیں ہوگی اس دن صرف خالق الملک کی بادشاہت ہوگی۔

ہر طرف یارب نفسی یارب نفسی کی پکار ہوگی انبیاء کا بھی یہی عالم ہوگا ماسوائے جلیل القدر ہستی کے یعنی خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود پر سربسجود یارب امتی، یارب امتی پکار رہے ہوں گے۔

خدائے رب لم یزل اپنے پیارے محبوب سے فرمائیں گے "میرے محبوب سر اٹھائیں" آپ کے ہر اس امتی کے لئے میری بخشش اور آپ کی شفاعت ہے جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے۔

اس میدان میں ایک سیاہ منہ والی جماعت بھی ہوگی جن کا نبی بھینگا دیوانوں کی طرح اپنے پیروؤں کے آگے بھاگ رہا ہوگا اس کی دوڑ میں لنگڑاہٹ واضح ہوگی۔

گستاخ رسولؐ اور شمع نبوت کے ننھے پروانے

محمد اکبر عاصم

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مشہور اور بڑے صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں بدر کی لڑائی میں میدان میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے دو کمسن لڑکے ہیں مجھے خیال ہوا کہ میں اگر قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے۔ میرے دونوں جانب بچے ہیں یہ کیا مدد کر سکیں گے۔ اتنے میں ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ چچا جان تم ابوجہل کو بھی پہچانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں تمہاری کیا غرض ہے اس نے کہا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں بکتا ہے۔ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا کہ وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔ مجھے اس سے اس سوال اور جواب پر تعجب ہوا۔ اتنے میں دوسرے نے بھی سوال کیا جو پہلے نے کیا تھا اور وہی اس نے بھی کہا۔

اتفاقاً میدان میں ابوجہل دوڑتا ہوا مجھے نظر آگیا۔ میں نے کہا تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کر رہے تھے۔ وہ جا رہا ہے۔ دونوں یہ سن کر تلواریں ہاتھوں میں لئے ایک دم بھاگتے چلے گئے۔ اور جا کر اس پر تلوار چلانا شروع کر دی یہاں تک کہ اس کو گرا دیا۔

یہ دونوں صاحبزادے معاذ بن عمروؓ اور معاذ بن عفراءؓ ہیں۔ معاذ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں سے سنتا تھا کہ ابوجہل کو کوئی نہیں مار سکتا۔ وہ بڑی حفاظت میں رہتا ہے مجھے اس وقت سے خیال تھا کہ میں اسے ماروں گا یہ دونوں صاحبزادے پیدل تھے اور ابوجہل گھوڑے پر سوار صفوں کو درست کر رہا تھا براہ راست حملہ مشکل تھا اس لئے ایک نے گھوڑے پر اور دوسرے نے ابوجہل کی ٹانگ پر حملہ کیا جس سے گھوڑا اور ابوجہل دونوں گر پڑے اور پھر اٹھ نہ سکے اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر تن سے جدا کر کے اسے جہنم میں ڈال دیا۔

(ماخوذ)

نیت

محمد نعیم اسٹیل ٹاؤن کراچی

ایک دفعہ ایک بزرگ ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو مکان بناتے ہوئے دیکھا مکان میں کھڑکیاں اور روشن دان بھی تھے۔ بزرگ نے اس شخص سے پوچھا کہ "تم نے اس مکان میں کھڑکیاں اور روشن دان کیوں بنائے ہیں؟"

اس نے جواب دیا:۔

"تاکہ تازہ ہوا آئے اور خراب ہوا باہر نکلے"۔ انہوں نے فرمایا "افسوس اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز کھڑکیوں اور روشن دانوں سے آئے تو جب تک یہ مکان رہتا تیرے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہتیں۔ ہوا تو آتی جاتی رہتی! اسے تو کوئی بھی نہیں روک سکتا!"

اقوال زریں

محمد نواز شاہد۔ ملتان

- نماز پڑھتے وقت برے خیالات کو جھٹلا دو۔ ورنہ گنہگار کہلاؤ گے۔
- تقدیر بنتی نہیں بلکہ خود بنائی جاتی ہے۔
- خدا کو ہمیشہ یاد کرنے والے ہی آخرت میں جنت کے صحیح حقدار ہیں۔
- اگر تم دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے بچو۔
- خدا سے شکوہ نہ کرو گنہگار بن جاؤ گے
- سچ کبھی جھوٹ سے شکست نہیں کھاتا۔
- جس شخص کی نیت اور دل صاف ہوتا ہے وہ کسی دھوکہ نہیں دیتا۔
- وہ شخص بے دین ہے جس میں دیانتداری نہیں۔

غیبت کا بدلہ

محمد زبیر یوسف اسٹیل ٹاؤن کراچی

حضرت حسن بصریؒ سے کسی شخص نے آکر کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔

حضرت بصریؒ نے اسی وقت تازہ چھوارے منگوائے اور ایک طباق میں رکھ کر انہیں اس شخص کے پاس بطور تحفہ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری غیبت کر کے اپنی کچھ نیکیوں کو میرے دفتر اعمال میں منتقل کر دیا۔ آپ کے اس احسان کا بدلہ میں چکا نہیں سکتا۔ تاہم یہ حقیر سا تحفہ قبول فرمائیے۔ وہ شخص حضرت حسن بصریؒ کے اس سلوک کو دیکھ کر بڑا شرمندہ ہوا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی۔

اخبار ختم نبوت

مبلغین و راہنمایان ختم نبوت کی برطانیہ میں مصروفیات

لندن کانفرنس کے انتظامات اور برطانیہ میں رہنے والے تمام مسلمانوں کو شرکت عام کی دعوت کے سلسلے میں مجلس ختم نبوت کے چار رکنی وفد نے برطانیہ کا دورہ کیا۔ محترم عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب، مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا منظور احمد الحسینی، راقم الحروف اور جناب باوا صاحب جون کے آخر میں تشریف لا چکے تھے۔ راقم الحروف اور مولانا اللہ وسایا صاحب ۲ جولائی کی صبح ٹرکش ایئر لائن کے ذریعے کراچی سے سوار ہو کر مسلسل چودہ گھنٹے کے سفر کے بعد لندن ایئرپورٹ پر اترے۔ ہماری خوش قسمتی کہ اسی جہاز میں جانشین حضرت امام الہدیٰ مولانا میاں محمد اجمل صاحب قادری مدظلہ العالی بھی سفر کر رہے تھے۔ جہاز میں سیٹیں بالکل قریب تھیں اس لئے سفر بڑا خوشگوار ماحول میں گزرا۔ لندن ایئرپورٹ سے جونہی ہم باہر آئے تو دفتر ختم نبوت لندن کے انچارج مولانا محمد انس صاحب اور بھائی عبدالعزیز صاحب کار لے کر تشریف لائے ہوئے تھے۔ دفتر میں باوا صاحب سے ملاقات ہوئی پتہ چلا کہ ۸ جولائی کے جمعہ خطبے متعین ہو چکے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا صاحب کرائیڈن کی جامع مسجد میں اور راقم الحروف نے اتھم کی مسجد میں جانا ہے۔ ہم چونکہ پاکستان سے آ رہے تھے۔ جہاں سخت گرمی پڑ رہی تھی لندن میں پہلی رات اس حالت میں گزاری کہ چار کمبل اوڑھنے پڑے۔ ۸ جولائی کے جمعہ پر جو نوجوان بھائی حبیب اللہ صاحب ہمیں کار پر لے جا رہے تھے۔ انہوں نے راستہ میں بتلایا کہ مرزا طاہر کے مباہلہ کا جواب برطانیہ میں کسی صاحب نے نہیں دیا۔ دل کو صدمہ پہنچا۔ تو میں نے اور اللہ وسایا صاحب نے مباہلہ کے چیلنج کو جمعہ کے خطبے میں اپنا موضوع بنایا۔ اور مرزائیت کا اچھا خاصا پوسٹ مارٹم کیا۔ دفتر واپسی پر مباہلہ کا چیلنج ہمیں منظور ہے۔ یہ مضمون لے کر میں روزنامہ جنگ اور روزنامہ ملت لندن کے دفتر گیا۔ اور اخباروں میں اشتہار دیا کہ ہمیں مرزا طاہر کا چیلنج منظور ہے۔ اب وقت اور جگہ کا تعین کرنا مرزا طاہر کا کام ہے۔ اشتہار دے کر اب ہم نے ہیڈرس فیلڈ کا سفر کیا۔ حاجی غلام نبی صاحب جو جماعت کے پرانے بزرگ ہیں حضرت اقدس مولانا عبدالقادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ کے سفر یورپ کے میزبان ہیں ان کے ہاں قیام کیا چونکہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے اس شہر میں پہلے کافی وقت گزارا تھا تو جوں جوں نوجوانوں کو اطلاع ملتی گئی وہ مولانا کے پاس پروانوں کی طرح جمع ہوتے گئے۔ ۱۰ جولائی کو بریڈفورڈ میں جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام توحید و سنت کانفرنس تھی اس میں شرکت کی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی سابق صدر سوڈان جناب جنرل سوار الذہب عبدالرحمٰن صاحب سے ملاقات کی اور ان کو ختم نبوت کانفرنس لندن کی دعوت دی اور جماعت کا انگریزی اور عربی لٹریچر ان کو دیا۔ کانفرنس میں خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی صاحب مولانا عبدالقادر صاحب آزاد سے ملاقات ہوئی۔ جمعیت علماء برطانیہ کے اکثر سرکردہ حضرات سے بھی ملاقات ہوئی۔ تمام حضرات کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ تمام حضرات نے کانفرنس میں نہ صرف شرکت کا وعدہ کیا بلکہ آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے جان و مال اور اولاد قربان کرنے کا کانفرنس میں اعلان کیا۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر جمعیت علماء برطانیہ نے جماعت کی طرف سے مرزا طاہر کے دعوت مباہلہ کو قبول کیا۔ ۱۱ جولائی کو ہم نے دارالعلوم کے لئے سفر کیا۔ حاجی غلام نبی صاحب، پرواز صاحب، مولانا قاری محمد عباس صاحب، مولانا اللہ وسایا صاحب راقم الحروف اس وفد میں شامل تھے حضرت مولانا یوسف صاحب متالا مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کرائی۔ اور لندن واپسی کا سفر کیا۔ ۱۲، ۱۳ جولائی لندن میں کانفرنس کے بارے میں مشورہ ہوا کہ دن تھوڑے ہیں اور کام بہت ہے دن رات سفر کیا جائے تب کہیں کام ختم ہو گا۔ ۱۴ جولائی کو میں نے اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے گلاسکو کا سفر کیا۔ گلاسکو لندن سے پانچ میل دور ہے۔ اس سفر میں ہمارے ساتھ حاجی غلام نبی صاحب بھی تھے۔ ۱۵ جولائی کا جمعہ میں نے سنٹرل مسجد گلاسکو میں پڑھایا۔ مولانا حسینی صاحب نے تبلیغی مرکز مسجد نور میں پڑھایا۔ احباب کے مشورے کے مطابق مسلم ہاؤس گلاسکو میں جہاں عرب کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ ۱۸ جولائی کو بعد نماز عصر تا مغرب تفصیلاً خطاب کیا۔ ۱۹ جولائی کو سنٹرل مسجد گلاسکو میں باقاعدہ جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ گلاسکو کے زندہ دل اور بے دار مسلمان برطانیہ میں تحریک ختم نبوت کے روح رواں ہیں۔ خصوصاً جناب حافظ محمد شفیق احمد صاحب جو کارکنان ختم نبوت کے لئے سراپا شفیق ہی شفیق ہیں میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں محترم حافظ صاحب کا شکریہ

حافظ خلیل احمد کو صدمہ

برادر عزیز حافظ خلیل احمد صاحب کروڑ لعل عیسن نمائندہ ختم نبوت ضلع لیہ (مقامی پریس رپورٹر) کے والد محترم چوہدری محمد اسماعیل جو میرے ماموں تھے۔ ۱۱ اکتوبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ملنسار، ہر دلعزیز، اور علماء سے خصوصی تعلق رکھنے والے تھے۔ قارئین ختم نبوت، ختم نبوت کے شیدائیوں سے مرحوم کیلئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد حنیف ندیم

(ادارہ ختم نبوت حافظ موصوف اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ ادارہ)

ادا کروں، ہمارے ساتھ جو تعاون کیا، اور ہر وقت ہمارے آرام کا خیال کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حاجی محمد صادق صاحب جو قادیانیوں کے خلاف ننگی تلوار ہیں، شیخ عبدالغنی صاحب، حاجی عبدالغنی صاحب، بھائی غلام مصطفیٰ الغرض تمام احباب نے ختم نبوت کے مشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹ جولائی کے جلسے کے لئے اشتہارات چسپاں کئے گئے، حافظ صاحب محترم نے کھانے کی دعوت عام دی، جو بھی جلسے میں شرکت کرے گا۔ اس کے لئے کھانے کا بھی انتظام ہو گا۔ مولانا منظور احمد صاحب الحسینی نے ابتداء میں مسئلہ ختم نبوت پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیلاً خطاب کیا، سوا گھنٹہ راقم الحروف نے فتنہ قادیانیت کے خلاف اکابرین مجلس ختم نبوت کی بے مثال قربانیوں کا ذکر کیا۔ ۲۰ جولائی کو مولانا منظور احمد صاحب واپس لندن چلے گئے۔ حاجی غلام نبی صاحب ہیڈرس فیلڈ، تو حضرت نے ۲۲ جولائی کا جمعہ ایڈنبرا پڑھانا تھا۔ ایڈنبرا گلاسکو سے تقریباً ۵۰ میل دور ہے۔ قبل از جمعہ تقریر ہوئی عصر کی نماز کے بعد بھی حافظ عبدالکریم صاحب کی مسجد میں بیان ہوا، مغرب کی نماز کے بعد عربوں کی مسجد میں عربی میں تقریر کی، ایڈنبرا کے احباب جو سراپا محبت ہیں ۲۳ جولائی کی صبح کو بس اڈے پر ایڈنبرا کے ساتھیوں نے رخصت کیا، عید کی نماز ڈنڈی میں پڑھائی لیکن ۲۳ جولائی کو بعد نماز عصر خطاب ڈنڈی میں ہوا، یہاں برطانیہ میں عموماً تمام شہروں میں جگہ کی قلت کی وجہ سے دو عیدیں ایک جگہ پر پڑھائی جاتی ہیں، کچھ مسلمان عید کی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں، دوسرے مسلمان نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں، دو عالم الگ الگ خطبہ اور نماز پڑھاتے ہیں۔ الحمدللہ دونوں دفعہ عید کی نماز سے پہلے ختم نبوت کے موضوع پر میں نے تفصیلی تقریریں کیں، عید کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو خط لکھ رہا ہوں، باقی حالات انشاء اللہ آئندہ تحریر کروں گا۔

(نذیر احمد تونسوی حال ڈنڈی، اسکاٹ لینڈ)

فیصل آباد میں قادیانی سرگرمیاں پولیس کی سرد مہری

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کے دیہات میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے۔ اور تھانہ ڈجکوٹ میں ۹ ستمبر کو درج شدہ مقدمہ نمبر ۲۵۵ کے باقی سات قادیانی ملزمان کو گرفتار کرنے کی تحقیقات کرائی جائے انہوں نے کہا کہ چک ۸۸ - ج ب میں قادیانی غیر مسلموں کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر تھانہ ڈجکوٹ میں دس قادیانیوں کے خلاف ۹ ستمبر کو پرچہ درج ہوا تھا جس میں تین قادیانیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور مرزا عبدالقدیر سمیت سات قادیانی ملزمان کو روپوش ہونے کے باوجود ڈجکوٹ پولیس نے گرفتار نہیں کیا جس کی وجہ سے علاقہ کے دیہات میں اشتعال پایا جاتا ہے انسوس ہے کہ سابقہ ایس ایچ او نے مقدمہ درج کرنے کی بعد کوئی کارروائی نہ کی اور موجودہ ایس ایچ او نے بھی کوئی سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا جس کی انکوائری کرائی جانی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ چک ۸۶ - ج ب اور چک ۲۷۶ - ج ب گوکھوال میں بھی قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور قادیانی عبادت گاہوں میں اذان دی جاتی ہے۔ اور کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں جن کو تا حال محفوظ نہیں کیا گیا ہے مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر ۸۸، چک نمبر ۸۶، اور چک نمبر ۲۷۶ میں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی غیر مسلموں کو اپنے مردے دفن کرنے سے فوری طور پر روک دیا جائے، ورنہ قانونی طور پر قادیانی مردے اکھاڑ دیئے جائیں گے اور چک ۸۳ - ج ب میں بھی قادیانی قبرستان کا مسئلہ فوری حل کیا جائے۔

مرزا طاہر کا فرار مرزائیت پر ضرب کاری ہے

جلالپور پیروالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس ختم نبوت بہاولپور کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ آئندہ سال ختم نبوت کے طور پر منایا جائے گا، پوری دنیا میں ختم نبوت کانفرنسوں کے عنوان سے اجتماعات منعقد ہوں گے جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین مبلغین رہنما خطاب کریں گے۔ وہ یہاں درس قرآن مجید کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر کا مباہلہ کا چیلنج اور اس سے فرار مرزائیت کے کفر پہ ضرب کاری ہے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے رفقاء کے حادثہ میں قادیانی برابر شریک ہیں کیونکہ صدر مملکت نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس میں مرزائیت کی تبلیغ اور انہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا تھا لہٰذا فوج میں موجود قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔

راولپنڈی میں قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ خطیب مولانا احسان احمد دانش کے ہاتھ پر ایک قادیانی نوجوان نے قادیانیت سے تائب ہو کر مذہب اسلام قبول کر لیا، اس دوران دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی میں نوجوان نومسلم...... جس کا نام صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے کے ساتھ ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں مبلغ ختم نبوت مولانا احسان دانش، نائب خطیب حکیم قاری محمد یونس چشتی قاری حبیب الرحمٰن ہزاروی، قاری محمد یوسف سیفی، قاری محمد یونس قاسمی، استاد امیر احمد، طالب علم رہنماؤں محمد لیاقت خان، محمد سعید، عبدالحمید چوہدری بشیر احمد، نور محمد، اور کثیر تعداد میں مذہبی سماجی کارکنان نے شرکت کی، شرکاء تقریب سے مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا احسان دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عنقریب مرزائی ٹولہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے گا، ان کے زوال کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔

اخبار ختم نبوت

اس مبارک تقریب کا اختتام قاری محمد یونس چشتی کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ سما بہ کے انتخابات

کوٹ سما بہ (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام متفقہ طور پر کوٹ سما بہ عہدیداران کا قیام عمل میں آیا۔ امیر حافظ محمد شفیع، ناظم شیخ محمد شفیق شاہد ناظم تبلیغ قاری کفایت اللہ ناظم نشر واشاعت حاجی محمد حفیظ خازن علامہ ممتاز احمد فردوسی متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔ دیگر اراکین تحفظ ختم نبوت نے منتخب ہونے والے عہدیداران کو اپنے ایک مشترکہ بیان میں مبارکباد دی ہے۔ اور اپنے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ اور ہر طرح کی جانی ومالی قربانی دینے کا پختہ عزم کیا۔

شبان ختم نبوت بہاولنگر کا انتخاب

بہاولنگر (نمائندہ ختم نبوت) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نادر شاہ بازار میں مولانا حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا۔ آئندہ تین ماہ کے لئے شبان ختم نبوت کا درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر حافظ محمد عمر، نائب صدر حاجی غلام سرور چوہان، نمبر ۲ حافظ حبیب اللہ نمبر ۳ شیخ خلیل احمد، جنرل سیکرٹری نواب محمد اقبال راحت، جائنٹ سیکرٹری محمد خالد، ناظم نشر واشاعت

ضروری تصحیح

ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۲۰ کے مضمون "امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری — چند یادیں" شائع ہوا ہے اس کے کالم نمبر ۲ میں سطر ۲۲ کی اس عبارت کو "پندرہ منٹ تک قرآن کا آسمان سے نزول ہوتا رہتا تھا" اس طرح پڑھا جائے۔ "عوام پندرہ منٹ یوں محسوس کرتے تھے کہ قرآن پاک کا آسمان سے نزول ہو رہا ہے۔ قارئین اس عبارت کی تصحیح کرلیں (ادارہ)

ملک طاہر عزیز خازن حافظ سلیم احمد، اجلاس میں ربیع الاول میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

عالمی مجلس دنیاپور کا انتخاب

جامع مسجد خانان والی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور کا اجلاس زیر صدارت صوفی عنایت علی صاحب برائے انتخاب از سر نو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور زیر نگرانی حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور کے عہدیداروں اور مرکزی نمائندہ مجلس عمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان منعقد ہوا اجلاس میں اتفاق رائے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چناؤ ہوا امیر صوفی عنایت علی، فتح چوہدری، ناظم تبلیغ حافظ محمد طلال، خازن محمد طیب عثمان صاحب۔

پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے

راولپنڈی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ حضرت مولانا احسان دانش نے جامع مسجد حنفیہ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا پوری دنیا میں تعاقب کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ اب پاکستان کی سرزمین ان پر تنگ ہو جائے گی۔ مولانا احسان دانش نے کہا کہ قادیانیوں کے زوال کا سورج طلوع ہو چکا ہے ان کی اسلام اور ملک وملت دشمنیوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا مولانا احسان دانش نے ضلع راولپنڈی میں قادیانیوں کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ ان کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے اور ان کی امت مسلمہ اور ملک وملت کے خلاف سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فیصلے کے مطابق ضلع راولپنڈی کے تمام خطباء نے اس سانحہ کے خلاف احتجاجی قرار دادیں پاس کرائیں اور مطالبہ کیا کہ ضلع راولپنڈی میں قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔ دریں مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے شعبہ طلباء کے رہنماؤں لیاقت خان اور سعید احمد نے اپنے ایک احتجاجی بیان میں کہا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ واقع مری روڈ پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے بلند آواز سے اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں کو تشویش ہو رہی ہے ان کی تبلیغ پر پابندی لگاتے ہوئے مرزائی مبلغ کو گرفتار کیا جائے۔ ورنہ طلباء براہ راست اقدام کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس مولانا عبدالمجید کی زیر صدارت ہوا قاری عبدالرزاق کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مبلغ ختم نبوت مولانا بشیر احمد نے جماعتی امور اور انتخابات کی اہمیت پر روشنی ڈالی متفقہ طور پر آغا سید محمد شاہ کو امیر حضرت مولانا قاری خلیل احمد خطیب مرکزی جامع مسجد کو ناظم اعلیٰ، سید شمس الحق زیدی کو ناظم، نائب صدر حاجی احمد حسن صاحب دار الشفا والوں کو مقرر کیا گیا۔ ناظم نشر واشاعت ماسٹر عطا محمد صاحب ناظم تبلیغ مولانا قاری اسلام الدین، خازن مولانا محمد رفیق اور ناظم دفتر حافظ محمد رمضان کو مقرر کیا گیا اجلاس میں الیکشن کے بعد سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

صدر جنرل ضیاء الحق کی موت میں قادیانی ملوث ہیں

عالمی مجلس کے رہنماؤں الحاج مولانا یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کا بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی نے اپنے بیان میں کہا کہ علمائے امت پہلے ہی مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے عملی میدان میں نکلنے کا اعلان کر چکے ہیں لیکن مرزا طاہر کو عملی میدان میں نکلنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ مباہلہ کا چیلنج تو مرزا طاہر نے دیا تھا اب خود ہی اس سے راہ فرار اختیار کرنے کے

لئے مباہلہ کی مختلف تاویلیں کر رہے ہیں کبھی مباہلہ کے لئے عملی میدان میں نکلنے کو غیر ضروری قرار دیا جاتا ہے تو کبھی اسے روحانی میدان قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک موت نے کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود اتمام حجت کے لئے ہم مرزا طاہر کے ساتھ آمنے سامنے آ کر عملی میدان میں مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ مباہلہ کے سلسلے میں قرآنی، اسلامی، شرعی اور سنت نبویؐ کا طریقہ یہ ہے کہ عملی میدان میں مباہلہ کیا جائے۔ اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب انجام آتھم میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، احمد اللہ امرتسریؒ اور مولانا عبدالحق غزنویؒ کو مباہلہ کے لئے آمنے سامنے آنے کی دعوت دی اور یہاں تک کہا کہ آدھی مسافت وہ طے کریں اور آدھی مسافت مرزا غلام احمد قادیانی طے کر کے ایک درمیانی جگہ مقام مباہلہ مقرر کریں۔ انہوں نے کہا اب نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر مرزا طاہر آمنے سامنے آ کر مباہلہ کرنے سے خوف کھاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی جنرل محمد ضیاء الحق کی موت کو مرزا طاہر کے مباہلہ کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں اور ان کا اس پر اصرار ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنرل ضیاء کو ہلاک کرنے کی سازش میں وہ ملوث ہیں انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے کا کام انجام دیتی رہے گی۔

بقیہ: مولانا رومیؒ

ستاد کسی صفت میں سبقت لے جاتا ہے تو کیا؟ ... کو یہ نہیں کہتے کہ یہ صفت تم پر ختم ہے یعنی فرد ہو گئے ہو۔

اسی طرح خاتم النبیینؐ میں بھی ختم کمالات پر بھی اشارہ بعید نہیں کہ آپؐ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں یعنی ان میں آپؐ کا کوئی مثل نہیں۔ یہی معنی ہیں۔ خاتمیت کے اور مطلب وہی تھے کہ ختم زمانہ کے ساتھ آپؐ اسی طرح بھی خاتم ہیں۔

درکش ختہا تو خاتمی
درجہان روح بخشاں خاتمی

یعنی اول تو قوت فیضان کے اندر آپؐ کا خاتم ہونا ظاہر فرماتے ہیں کہ آپؐ ان ہنروں کے کھولنے میں بھی خاتم

نے تو گوئی ختم صفت بر تو است

یعنی بطور تمثیل کے فرماتے ہیں کہ دیکھو جب کوئی ہنر اور روح عطا کرنے والے حضرات (یعنی انبیاء علیہم السلام) کے عالم میں بھی آپؐ بمنزلہ خاتم کے ہیں۔ اور اس تقریر میں عجیب لطیفہ ہے یعنی آپؐ فاتح ہونے میں بھی خاتم ہیں۔ وجہ لطافت کی یہ ہے کہ فاتح اور خاتم کے معنی میں ظاہراً تقابل ہے اور یہاں بجائے تقابل کے ایک دوسرے کا مکمل ہے۔

ہست اشارات محمد المراد
کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد

یعنی آپؐ کی تحریکات (احادیث مبارکہ) تو علوم کا خزانہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارات سے تو علوم کے دریا کھلتے ہیں۔ بقول ظفر علی خان مرحوم سے

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور عقدہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں!

ماخوذ و معنا الظہور وارتفع والوضع ملتقط میلاد النبیؐ
مطبوعہ اشرف المعارف چہلیک ملتان۔
(جلد ۷ دفتر ۵ صفحہ ۲۳۵ تا صفحہ ۲۴۲)

بقیہ: حضرت ابوسفیانؓ

اس موقع پر عام معافی کا اعلان کیا گیا۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ جس طرح ابو سفیان نے ایام جاہلیت میں دین اسلام کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اسی طرح قبول اسلام کے بعد اسلام دوستی کا عملی ثبوت پیش کیا۔ حنین، طائف اور جنگ یرموک میں بھرپور حصہ

یا ان اسلامی جنگوں کے باعث آپ ایک آنکھ سے بھی محروم ہو گئے۔

آپ کی وفات حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دوران ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۹۰ سال تھی بعض مؤرخین نے آپ کی تاریخ وفات سے اختلاف کیا ہے کسی نے ۳۰ھ تو کسی نے ۳۱ھ جبکہ کچھ مؤرخین ۳۴ھ سن وفات بتاتے ہیں

بقیہ: فضائل نماز

۱ رزق کی تنگی ختم کر دی جائے گی۔
۲ عذاب قبر نہ ہوگا
۳ قیامت کے دن اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے (جن کا ذکر سورۃ الحاقہ میں ہے وہ شخص بہت خوش ہوگا جس کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
۴ پل صراط پر سے بجلی کی تیزی کے ساتھ گزر جائے گا
۵ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے ارشاد سنا۔ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ اے آدم کی اولاد! اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو بجھاؤ جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) جلا رکھا ہے چنانچہ (ایماندار لوگ) اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں فجر کی نماز پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک کی) مغفرت کر دی جاتی ہے اسی طرح پھر ظہر عصر، مغرب اور عشاء کے وقت بھی صورت ہوتی ہے (طبرانی)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضورؐ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے آپؐ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اور اس کو ہلایا تو پتے اور بھی زیادہ گرنے لگے آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ! مسلمان بندہ جب اخلاص سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔ (وما توفیقی الا باللہ)

بقیہ: قیامت کا منظر

اس نبی کی امت کے چہروں پر خدائے قہار کی طرف سے لعنت برس رہی ہوگی۔ اور پھٹکار پڑ رہی ہوگی۔

فرشتوں کو حکم خداوندی ہوگا اس جعلی نبی اور اس کی امت کو دوزخ کی دردناک وادی میں پھینک دو۔ جہاں دوزخ کا عذاب اپنے عروج پہ ہے پہلے اس نبی کو پھر اس کی تمام امت کو اوندھے منہ ڈالو۔

ڈالتے وقت کہنا کہ تم نے آخری نبی محمد ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ لہٰذا تم میرے محبوب کی نبوت کے ڈاکو ہو۔ تم نے ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔

امت محمدیہ تم سے کثیر تعداد میں ہوگی شافع محشر خاتم الانبیاء اپنی امت پر فخر فرما رہے ہوں گے۔

شمع رسالت کے پروانے اس منظر کو دیکھ کر لطف اندوز ہوں گے۔ جب جہنم کے داروغے قادیانی گروپ کو گرم و گرم گرزوں سے دوزخ کی طرف ہانک رہے ہونگے۔

تمام انسانوں کے سامنے خدائے قہار ان کی رسوائی کرے گا۔ (یقیناً)

اس دن انہیں مباہلے کے شوق کا خوب مزہ چکھایا جائے گا جہنم کا داروغہ مالک ان کی خوب تواضع کرے گا۔ نہ وہ دیکھ سکے گا کہ کہاں پڑ رہی ہے اور نہ ہی چیخ و پکار سنے گا اسے صرف فرائض منصبی سے غرض ہوگی۔

بقیہ: امام غزالی

تقریروں کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا چنانچہ امام صاحب کا یہ مجموعہ تعلیقات اثنائے سفر میں دیگر اسباب کے ساتھ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ بلاخوف سردار کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے اس مجموعہ کی واپسی کا مطالبہ کیا سردار نے یہ کہہ کر آپ کا علمی سرمایہ واپس کر دیا کہ تم نے خاک سیکھا ہے ایک کاغذ نہ رہا تو کورے کے کورے رہ گئے امام غزالیؒ ڈاکو کے اس طعنہ سے بہت متاثر ہوئے وطن پہنچ کر یہ تمام مجموعہ زبانی یاد کرنا شروع کیا اور تین برسوں کے اندر ازبر کر لیا۔

علمی اور عملی کمالات، طاقتور اور جامع شخصیت کا یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے عالم اسلام پر بڑا گہرا اثر ان کی عہد آفریں تصنیفات اور مباحث نے علمی حلقوں میں ایک ذہنی تموج اور فکری حرکت پیدا کر دی اور ان کو ایک نئی غذا اور طاقت پہنچائی اسلام کی جو چند شخصیتیں صدیوں تک عالم اسلام کے دل و دماغ پر اس کے علمی و فکری حلقوں پر حاوی رہی ہیں ان میں سے ایک امام غزالی علیہ رحمہ کی شخصیت بھی ہے جن کی انفرادی آفرینی عملی یا ان کی تصنیفات کی اہمیت اور تاثر مخالف اور موافق سب کو تسلیم رہا ہے صدہا انقلاب کے بعد ان کا نام آج بھی تابندہ اور درخشندہ ہے اور ان کی تخلیقات ایک بڑے حلقہ میں مقبول ہیں اور پڑھنے والوں کو آج متاثر کرتی ہے۔

بقیہ: معجزات

آپ نے ان سب کو ایک چادر اوڑھا دی اور ان سب کے حق میں دعا فرمائی کہ اے اللہ یہ میرے چچا ہیں اور باپ کے برابر ہیں۔ اور یہ ان کی اولاد ہے جس طرح میں نے ان کو یہ چادر اوڑھائی ہے۔ اسی طرح تو انہیں دوزخ کی آگ سے بچائیو۔ آپ نے یہ دعا فرمائی تو اس گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے آمین آمین کہا...

ابو نعیم نے بھی یہ روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ اس وقت حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے سات شخص تھے چھ لڑکے اور ایک لڑکی۔ ان کے نام یہ ہیں فضل، عبداللہ، عبدالرحمٰن، قثم، سعید اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

صحیحین میں ابن عباس سے اور بزار طبرانی، ابو یعلیٰ میں جابر اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت کفار قریش نے مضبوطی سے نصب کئے تھے کہ ان کے پاؤں سیسہ سے جما دیئے تھے جب کہ فتح ہوا اور آنحضورؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کہ لکڑی سے آپ نے ان بتوں کو اشارہ کرنا شروع کیا۔ اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ حق آگیا اور باطل بھاگ نکلا۔ آپ جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ پیچھے گر جاتا تھا۔ اور جس بت کے پیچھے سے اشارہ کرتے تھے وہ منہ کے بل آگے گر جاتا تھا۔ پتھر اور سیسے جا بجا بت صرف اشارے سے گر جاتے۔ یہ معجزہ جمادات سے متعلق ہوا۔

بقیہ: زکوٰۃ

کہ میں نے اس کریم النفس آدمی کے مال میں تصرف کیا۔ اس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے باقی کا مطالبہ نہیں کیا یہی کیفیت بعینہٖ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت ہونی چاہیے کہ اسی کی عطا کا کچھ حصہ اسی کو اسی طرح واپس کیا جا رہا ہے کہ اس میں سے ہم نے کچھ کھا بھی لیا اور کچھ رکھ بھی لیا، اور دیا اس وجہ سے کہ صدقہ جو کسی فقیر کو دیا جا رہا ہے۔ یا ضرورت کے موقع پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ تو وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی کو واپس کیا جا رہا ہے۔ فقیر تو محض ایک ایلچی ہے جو گویا اس نے اپنا آدمی اپنی امانت لینے کے لئے بھیجا ہے۔ ایسے موقع میں آدمی ایلچی کی کیسی خوشامد کیا کرتا ہے کہ تو آقا سے، حاکم سے ذرا سفارش کر دیجیو، کہہ دیجیو کہ اس کے پاس سارا مطالبہ ادا کرنے کو اس وقت تھا نہیں، میری معذرتوں اور احوال پر نظر کر کے اتنے ہی کو قبول کر لیں وغیرہ وغیرہ۔ غرض جتنی، چاپلوسی قاصدوں کی، اہلکاروں کی ایسے وقت میں ہوتی ہے جب کہ پورا حق نہ ادا کیا جا رہا ہو اس سے زیادہ عملی صورت سے فقراء اور صدقہ کا مال لینے والوں کی ہونا چاہیے اسلئے کہ یہ اللہ کے ایلچی ہیں، مالک الملک کے قاصد ہیں، اس مالک الملک قادر المطلق اور بے نیاز کے بھیجے ہوئے ہیں جس نے سب کچھ عطا کیا اور وہ جب چاہے آن کی آن میں سب کچھ چھین کر تمہیں بھی ایسا ہی محتاج کر دے جیسا کہ تمہارے سامنے ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ مال سارا کا سارا اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اس کی راہ میں سارا خرچ کر دینا مرغوب اور پسندیدہ ہے اس نے اپنے لطف و کرم سے سب کے خرچ کرنے کا ایجاب ہم پر نہیں فرمایا، اس لئے کہ اگر وہ سب کچھ خرچ کرنا واجب فرما دیتا تو ہمیں اپنے طبعی بخل و کنجوسی سے بہت بار ہو جاتا۔

نئی کارمینا نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بد ہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا

کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

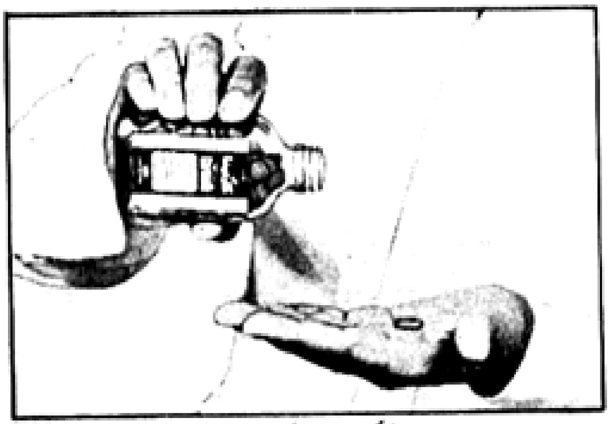

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آواز اخلاق
تحقیق رُوحِ تخلیق ہے

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160